ماهنامہ تشحیذ الاذھان ربوہ

I Wing

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام
جماعت احمدیہ
ایدہ اللہ تعالیٰ

←

ظہور 1354 ہش
اگست 1975ء

ایڈیٹر :-
لئیق احمد طاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے شوق سے

پڑھتے ہیں!

جلد ۱۸ ● شمارہ ۸

اگست ۱۹۷۵ء

ظہور ۱۳۵۴ ہش

حبیبہ منیر

ایل ۱۳۸ ۷

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

ایڈیٹر

لئیق احمد طاہر

سالانہ چندہ

دس روپے

فی پرچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

یونہی اپنا تشحیذ جاری رہے گا

بھائی جان کے قلم سے

(۱)

گرانی بہت ملک میں بڑھ گئی ہے
ہر اک شے کی قیمت ہوا ہو گئی ہے
نہ روٹی نہ کپڑا نہ کُٹیا ملی ہے
یہاں اور وہاں ابتری ابتری ہے

سیاہی و کاغذ کی قیمت فزوں ہے
کتابت بخاری[1] کی مہنگی ہوئی ہے
ہوا ڈاک کے خرچ میں بھی اضافہ
کلرکوں کی تنخواہ بھی کچھ بڑھی ہے

(۲)

اگر خرچ ہر طرف سے ہم بڑھائیں
تو بچوں کا تشحیذ کیسے چلائیں
بتائیں مجھے آپ کیا چاہتے ہیں؟
یہ تجویز ہے صفحے ہی کم کرائیں

مگر میرا ارمان ایسا نہیں ہے
رسالہ کا معیار ہم کیوں گرائیں
گرانی اگر بڑھ رہی ہے وطن میں
تو بچوں کے صفحات ہم کیوں گھٹائیں

(۳)

یونہی اپنا تشحیذ جاری رہے گا
رسالہ ہر اک دل کو شاداں کرے گا
خریداری بھی اس کی بڑھتی رہے گی
مگر ساتھ قیمت بھی تھوڑی بڑھے گی

جدھر جائے تشحیذ! بولیں کہ دھر دو
اضافہ ذرا اس کی قیمت میں کر دو
جو پہلے تھے آٹھ آج اس کے یہ دس[2] لو
جو مول اس کا ہے ٹھیک وہ ہم سے بس لو

(۴)

یہ ہے فرض مجلس کے سب عاملین کا
سب اطفال کے والد و ناظمین کا
رسالہ کو دیں اشتہاروں کی دولت
کہ اس سے بڑھے ہے رسالہ کی شوکت

رسالہ کی رونق رسالہ کی عزت
رسالہ کی ثروت رسالہ کی شوکت
رسالہ یہ میرا نہیں آپ کا ہے
کرو اس کی جس قدر خدمت بجا ہے

[1] جناب خورشید بخاری کاتبِ تشحیذ۔ [2] تشحیذ کی سالانہ قیمت آٹھ روپے کی بجائے دس روپے کر دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

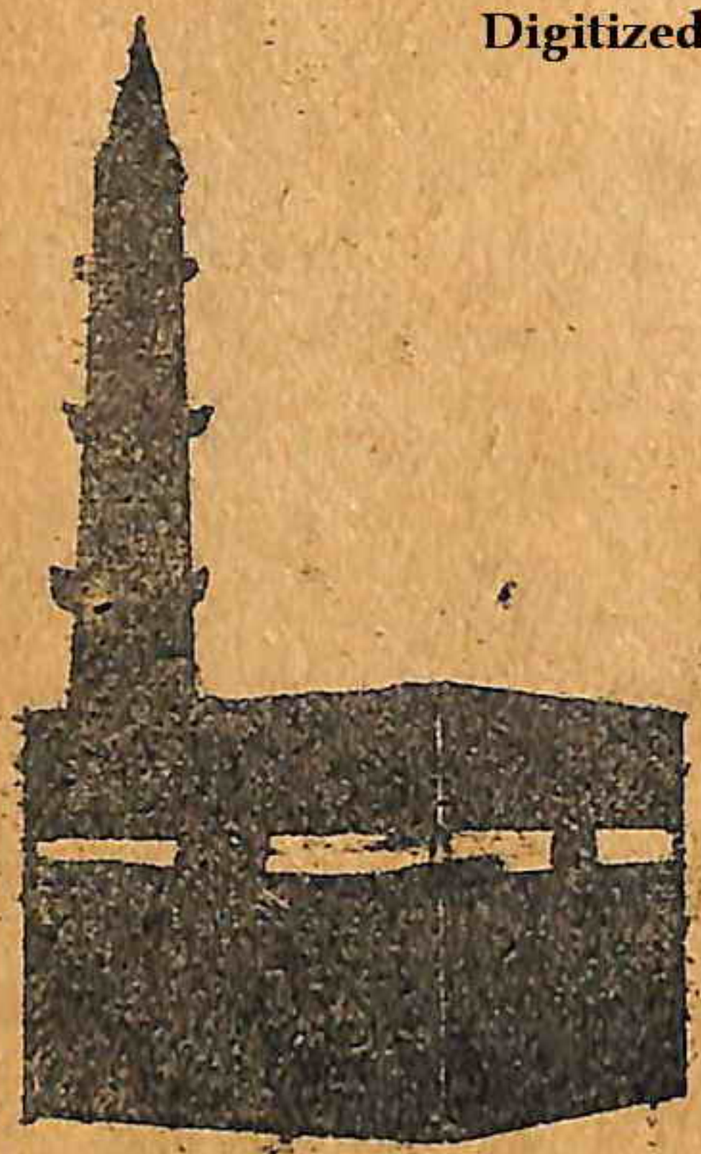

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَالَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ
عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا

ترجمہ: اور وہ لوگ جو زمین پر بڑی
عاجزی اور انکساری سے چلتے ہیں۔

بچو! عاجزی اختیار کرنا ایک عظیم خلق ہے اور یہی مومن کا خوبصورت زیور ہے۔ حضرت مرزا ایوب بیگ رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں مقیم تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے گندی گالیاں حضور کو دینی شروع کر دیں۔ خدام نے اسے روکنا چاہا مگر حضور نے منع فرما دیا جب وہ تھک کر خاموش ہوا تو حضور نے فرمایا۔

"بھائی کچھ اور بھی کہہ لے۔"

حضورؑ کے چہرہ مبارک پر ذرہ بھر ملال اور ناراضگی کے آثار نہ تھے۔ یہ حالت دیکھ کر وہ شخص گھٹنوں کے بل گر کر حضورؑ کے قدموں پر گر پڑا اور رونے لگا۔ اور معافی کا خواستگار ہوا۔

تو دیکھا بچو! کس طرح عاجزی اور انکساری انسان کا دل جیت لیتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی راضی ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ ہمیں بھی کمزوروں اور بیچاروں کی خدمت کی توفیق دے اور تکبر کبھی ہمارے دل میں پیدا نہ ہو۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

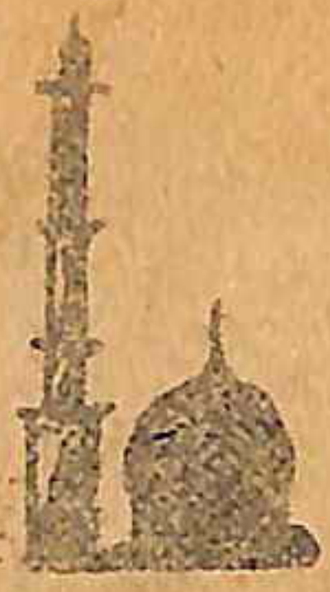

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پیارے نبیؐ کی

پیاری باتیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے حقوق کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ ایک مرتبہ نماز پڑھ کر سلام پھیرتے ہی آپ گھر کی طرف جلدی جلدی تشریف لے گئے صحابہؓ فرماتے ہیں اس دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز قدم مارتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپؐ واپس تشریف لائے تو آپؐ نے ایک دینار ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ غنیمت اور صدقات کا جو مال آیا ہوا تھا وہ ہم تقسیم کر رہے تھے کہ اس میں سے ایک دینار نیچے گر گیا اور یاد نہ رہا کہ کہاں گرا ہے۔ اب جب میں نماز پڑھا رہا تھا تو خیال آیا کہ وہ دینار اٹھایا نہیں گیا چنانچہ میں جلدی جلدی گھر گیا تا بھول نہ جاؤں اور خدا تعالیٰ کے بندوں کا حق ضائع نہ ہو۔

اسی طرح تاریخ میں آتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ ابھی تین سال کے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ کی کچھ کھجوریں آئیں۔ حضرت امام حسینؓ دوڑتے دوڑتے آئے اور ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آپؐ نے دیکھ لیا اور فرمایا نکالو۔ وہ ابھی بچے ہی تھے اور کھجور نگلی تھی۔ بچے کھچے جگر گاں کھینچ کر منہ میں انگلی ڈالی اور کھجور باہر نکالی اور فرمایا۔ یہ لوگوں کا حق ہے تمہارا نہیں۔"

(التفسیر کبیر) مرسلہ: زبیدہ رشید احمد۔

اگست ۱۹۷۵ء

ایک خط

مکرمی بھائی جان!

ماہِ جولائی کا گلدستہ تشحیذ الاذہان نظر نواز ہوا۔ اس قدر ایمان افروز پرچہ تھا کہ روح بے اختیار جھوم اٹھی۔ واقعی یہ رسالہ پاکستان کے ان گنت رسالوں میں اسی طرح ہے جس طرح اختر و انجم کے لامتناہی حصار میں تاباں و فروزاں ماہِ کامل۔ ہر کہانی منفرد اور اچھوتی تھی۔ "جے ویری" پڑھی۔ دل میں کھب کر رہ گئی۔ اللہ اللہ عظمت و تقدیس کے کیسے کیسے جہانِ معنی اسی کائنات کو اپنی ضو باریوں سے جگمگا چکے ہیں۔ پڑھ کر بے اختیار عقیدت کے آنسو چھوٹ پڑے اور دل میں ایمان و ایقان کی شمعیں جل اٹھیں۔ کائنات کیا ایسے عظمت کے پیکر مشعلِ راہ بنتے ہیں۔ میری مانند جانے کتنے اور دلوں کے سیاہ خانے اس بصیرت افروز واقعہ کو پڑھ کر روشن ہو گئے ہوں گے۔ ٹائٹل حسنِ فطرت کا عکاس تھا۔ لطائف بے حد قہقہہ آور تھے۔ لیکن خوبصورت اور اتنے ڈھیروں ہنستے کھلکھلاتے چہروں ایک جگہ میں یکجا کر دینا آپ ہی کا حصہ ہے سب سے اہم بات تو بلکہ مطالبہ جو میں آپ کے دربارِ عالیہ میں پیش کرنا ہے وہ یہ کہ ذہنی ورزش کو اس تسلسل سے برقرار رکھا جائے یہ رسالے کا سب سے زیادہ جاندار حصہ ہے۔ اس رسالہ میں وہی حیثیت حاصل ہے جو جسم میں دل کو حاصل ہے۔ امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ آپ اس مطالبہ پر مدبرانہ غور فرمائیں گے۔ ہم اپنا مقالہ آنحضرتؐ کا بچوں سے سلوک کس پتہ پر ارسال کریں؟ فوری توجہ نوازش ہوگی۔ اللہ کرے پیارا تشحیذ اسی آن بان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُرمعارف کلام

اِک نہ اِک دِن پیش ہوگا تُو قضا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دِن
ہر کوئی مجبور ہے حُکمِ خُدا کے سامنے

مُستقل رہنا ہے لازِم اَے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم، یاس و اَلَم، فِکر و بَلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یُوں مایُوس ہو
مُشکلیں کیا چیز ہیں مُشکل کُشا کے سامنے

حاجتیں پُوری کریں گے کیا تِری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں، حاجت رَوا کے سامنے

چاہیئے تجھ کو مِٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سر جُھکا لیں مالکِ اَرض و سَما کے سامنے

چاہیئے نفرت بَدی سے اَور نیکی سے پیار
ایک دِن جانا ہے تجھ کو بھی خُدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھُوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(دُرِّ ثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سچی کہانی

بہادر دشمن

سمیع اللہ شاکر ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودہا

تشحیذی بھائیو! یہ کہانی اس زمانے کی ہے جب مغل بادشاہ اکبر برصغیر پر حکومت کرتا تھا اُس زمانہ میں ایک راجپوت سردار حکومت سے باغی ہو گیا اور جنگلوں میں جا کر چھپ گیا۔ اس کے اپنے بہت سے ساتھی بنا لئے تھے۔ وہ اکثر بادشاہ کی فوج پر چھپ کر حملے کرتا اور اسے نقصان پہنچا کر بھاگ جاتا۔ بادشاہ کی فوج نے سر توڑ کوشش کی مگر اسے گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔

اکبر بادشاہ نے سارے ملک میں اعلان کروا دیا تھا کہ جو شخص بھی اس راجپوت سردار کو زندہ یا مردہ گرفتار کر کے لائے گا اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

اس راجپوت سردار کی بیوی اور ایک بچہ بھی تھا اس کے خود گھر جانے اور اپنی بیوی بچے سے ملنے کا تو کوئی سوال ہی نہ تھا کیونکہ بادشاہ نے اس کے گھر پر سخت پہرہ بٹھا دیا تھا۔ وہ بجائے گھر جانے کے کسی نہ کسی طرح اپنی بیوی اور بچے کی خیریت معلوم کر لیتا تھا۔

کچھ دن بعد اس سردار کو خبر ملی کہ اس کا اکلوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹا سخت بیمار ہے اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں وہ بے حد پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ کس طرح اپنے پیارے بچے کی صورت دیکھے! گھر جانے کا مطلب جان بوجھ کر موت کے منہ میں جانا تھا آخر بہت سوچ بچار کے بعد اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ چاہے کچھ بھی ہو مَیں اپنے بچّے کو دیکھنے ضرور جاؤں گا۔ چاہے جان سے ہی کیوں نہ ہاتھ دھونے پڑیں۔

جونہی وہ اپنے گھر پہنچا۔ پہرے پر موجود ایک سپاہی نے اُسے ٹوکا اور پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہاں کس لئے آیا ہے؟ راجپوت سردار نے جھوٹ بولنا بیکار سمجھا۔ اس نے صاف صاف بتا دیا کہ

"مَیں باغی سردار ہوں اور اپنے بچے کو آخری بار دیکھنے آیا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے چند لمحوں کی اجازت دے دو۔ اس کے بعد مجھے گرفتار کر لینا۔"

سپاہی بڑا خدا ترس اور رحم دل انسان تھا۔ اسے وہ وقت یاد آیا جب اس کا بچہ بھی سخت بیمار تھا مگر اسے اپنی ڈیوٹی پہ حاضر ہونا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے بیمار بچّے کی صورت پھر گئی۔ اس نے سوچا۔ نہ جانے اب بچے کی حالت کیسی ہو گی؟ اسے کئی دن سے اپنے گھر کی خیریت نہیں ملی تھی۔ راجپوت سردار کو یوں مجبور کھڑا دیکھ کر اس کا دل بھر آیا۔ وہ بولا:۔

"تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے مَیں جانتا ہوں کہ تمہارا بچہ سخت بیمار ہے۔ جاؤ اسے دیکھ آؤ!"

راجپوت سردار سپاہی کا شکریہ ادا کر کے اپنے گھر میں داخل ہو گیا۔ اُس کا بچہ بخار میں بُری طرح تپ رہا تھا۔ اس نے بچے کو پیار کیا اور پھر بیوی سے کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد واپس جانے کے لئے مڑا۔ بیوی نے اسے سمجھایا کہ "اب اس راستے سے واپس نہ جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے۔ گھر میں ایک خفیہ راستہ بھی ہے اس راستے سے باہر نکل جاؤ۔" مگر راجپوت سردار نے جواب دیا۔

"بہادر اپنے وعدے سے نہیں پھرتے۔ مَیں نے سپاہی سے جو وعدہ کیا ہے اسے ضرور پورا کروں گا۔"

یہ کہہ کر وہ باہر آیا اور خود کو سپاہی کے حوالے کرتے ہوئے بولا۔ "لو بھئی اب مجھے گرفتار کر لو۔ مَیں حاضر ہوں۔"

سپاہی نے پوچھا۔ "تمہارے بچے کی طبیعت کیسی ہے؟"

راجپوت سردار نے جواب دیا۔ "وہ بہت بیمار ہے اور شاید ہی زندہ بچے۔ مَیں تمہارا بہت ہی شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے اس سے ملوا دیا۔ مَیں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔"

سپاہی کو راجپوت سردار پر بہت رحم آیا۔ وہ بولا۔ "تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ تمہیں گرفتار کروں۔ تمہیں پھانسی دے دی جائیگی۔"

راجپوت سردار نے اسے سمجھایا "اے رحمدل سپاہی۔ میری گرفتاری سے تمہیں انعام ملے گا اور مجھے چھوڑ دینے سے تم مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔"

سپاہی راجپوت سردار کی بات سن کر ہنسا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بولا۔ "مجھے ایسے انعام کی ضرورت نہیں۔ میرا اللہ مالک ہے۔ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ جانتا ہے کہ کس کو کیونکر بچایا جائے۔"

راجپوت سردار سپاہی کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہو گیا۔ اُس کے گھر آنے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔ بادشاہ کی فوج کا ایک جنرل اسی کی تلاش میں اس کے گھر آیا اور سپاہی سے راجپوت سردار کے بارے میں دریافت کیا۔ پہلے تو اس نے ٹال مٹول کی۔ لیکن جب جنرل نے سختی سے پوچھا تو اس نے سب کچھ بتا دیا۔ جنرل کو سپاہی پر بے حد غصہ آیا اُس نے اسی وقت اسے گرفتار کر لیا اور بادشاہ کے سامنے حاضر کرنے کے لئے لے جانے لگے۔ راجپوت سردار بھی زیادہ دُور نہیں گیا تھا۔ اسے بھی اس واقعہ کی خبر ہو گئی کہ اس مہربان سپاہی کو اسے چھوڑنے کے جُرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ایک مرتبہ تو اُس کے دل میں آیا کہ بھاگ جائے۔ مگر دوسرے ہی لمحے اُس نے سوچا کہ کسی کا احسان بھلا دینا بہت بڑا گناہ ہے اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور جلد ہی بادشاہ کے جنرل کو جا لیا جو اس سپاہی کو گرفتار کر کے لے جا رہا تھا۔ اُس نے جنرل کے سامنے رُک کر بڑی دلیری سے کہا۔

"میں تمہارا مجرم اور قصوروار ہوں۔ مجھے گرفتار کر لو اور اس بے قصور سپاہی کو رہا کر دو۔ اس نے مجھ پر رحم کھا کر مجھے گرفتار نہیں کیا تھا۔ اس غریب کو رحم دلی اور نیکی کی سزا کیوں دیتے ہو؟"

جنرل۔ راجپوت سردار کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ اُس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ جسے گرفتار کرنے میں اسے اتنے پاپڑ بیلنے پڑے تھے۔ اس وقت وہی دلیر اور بہادر خود اپنی گرفتاری کے لئے آ کھڑا ہوا تھا۔

جنرل نے اُسے بھی گرفتار کر لیا۔ جہانگیر کا انصاف مشہور ہے مگر اس کا باپ اکبر بھی انصاف پسند بیٹے سے کسی طرح کم نہ تھا۔

باغی سردار اور سپاہی دونوں اکبر کے دربار میں پیش کئے گئے۔ آج ان کی تقدیروں کے فیصلہ کا دن تھا۔ تمام درباری اور دربار سے باہر کھڑے ہوئے لوگوں کا ہجوم فیصلہ سننے کا بیتابی سے انتظار کر رہا تھا۔ آخر اکبر بادشاہ نے اپنا فیصلہ سنایا۔

"سپاہی! یہ ٹھیک ہے کہ تم نے اپنا فرض ادا نہیں کیا مگر مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ میری فوج میں ابھی ایسے لوگ ہیں جو مجھ سے زیادہ ہم سب کے مالک اور بادشاہ یعنی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ تمہاری بہادری۔ رحمدلی اور خدا ترسی نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔ انسان کو پہلے انسان اور بعد میں کچھ اور ہونا چاہیئے۔ وہ انسان انسان نہیں جس کا دل دوسرے کی تکلیف اور مصیبت دیکھ کر نہ پگھلے میں تمہیں معاف کرتا ہوں تم اپنی نوکری پر دوبارہ جا سکتے ہو۔"

اس کے بعد بادشاہ راجپوت سردار سے مخاطب ہوا۔ "بہادر سردار! میں تمہاری بہادری اور ایمانداری دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ تم نے اپنا فرض خوب نبھایا۔ تم چاہتے تو فرار ہو سکتے تھے (باقی صفحہ ۱۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹی عزت

فہیم احمد پسر۔ جماعت دہم ربوہ

کہتے ہیں کہ پیرس کے ایک محلّہ میں ایک غریب کلرک رہتا تھا۔ اس کی شادی کو کچھ عرصہ ہو گیا تھا۔ میاں بیوی ہنسی خوشی رہتے تھے۔ ہر ماہ اپنی معقول تنخواہ میں سے کچھ رقم بچا کر بنک میں جمع کراتے تا کسی مشکل کے وقت کام آئے۔ اس طرح ان کے پاس سات آٹھ ہزار روپے کی رقم جمع ہو گئی۔

ایک دن کمپنی کے منیجر نے اپنے تمام سٹاف کو دعوت طعام دی اور یہ بھی کہا کہ اپنی بیویاں ہمراہ لائیں اب بیچارہ کلرک حیران تھا کہ لوگ تو وہاں بڑے بھڑکیلے نمائشی لباس پہن کر آئیں گے۔ میری بیوی کے پاس ایسا قیمتی لباس کوئی نہیں ہے وہ کیا کرے گی؟ گھر آ کر اس نے مشورہ کیا تو بیوی کہنے لگی کہ میری ایک کلاس فیلو بہت امیر گھر میں ہے اس کے ہاں سے ایک جوڑا لے آؤں گی۔ چنانچہ وہ وہاں گئی اور اپنی ضرورت بیان کی۔ سہیلی نے ایک صندوق کھول کر رکھ دیا کہ جون سا لباس پسند ہے لے جاؤ! اس نے ایک قیمتی لباس پسند کیا۔ ساتھ ہی امیر سہیلی نے اپنے زیورات کا ڈبہ بھی کھول دیا اور کہا کہ اگر کسی زیور کی ضرورت ہو تو وہ بھی لے لو۔ غریب کلرک کی بیوی نے قیمتی جڑاؤ زیورات دیکھے تو حیران رہ گئی۔ کئی کئی سیٹ موجود تھے مگر پھر کچھ سوچ کر صرف ایک انگوٹھی لے لی۔

جس رات دعوت تھی وہ خوب بن ٹھن کر محفل میں گئی۔ تمام لوگوں نے اس کے لباس اور قیمتی انگوٹھی کی بے حد تعریف کی۔ کھانے کے بعد منیجر نے تجویز پیش کی کہ ہر خاتون اپنا دل پسند گیت سنائے۔ کلرک کی بیوی نے جو گیت سنایا اس پہ اُسے بہت داد ملی۔ آخر میں منیجر نے تمام خواتین کو اپنی طرف سے تحائف کا ایک ایک جوڑا دیا اور لوگ گھروں کو لوٹے۔

چونکہ آدھی رات سے زیادہ وقت گزر چکا تھا میاں بیوی کو واپسی کے لئے کوئی سواری نہ مل سکی۔ لہٰذا پیدل ہی روانہ ہو پڑے۔ موسم نہایت خوشگوار تھا مگر نئے لباس میں وہ کچھ تکلیف ہی محسوس کر رہی تھی اور ابھی کافی فاصلہ طے کرنا تھا۔ دونوں مزے سے باتیں کرتے ہوئے گھر آئے لباس تبدیل کیا۔ قیمتی جوڑا بھی طرح تہہ کر کے گتے کے ایک ڈبہ میں قرینے سے رکھ دیا۔

جب وہ اپنے ہاتھ پر سے انگوٹھی اتارنے لگی تو انگوٹھی غائب تھی۔ ادھر ادھر دیکھا۔ فرش پہ نگاہ دوڑائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمتی جیولری نکال کر جھاڑا کہ کہیں اس میں نہ اٹک گئی ہو۔ مگر انگوٹھی کہیں ہوتی تو ملتی۔ اسے خاوند نے لالٹین جلا کر راستہ بھر تلاش کرنے کا ارادہ کیا۔ دونوں بڑی احتیاط سے راستے میں تلاش کرتے ہوئے کمپنی کے دفتر تک آئے وہاں دیکھا مگر کچھ نہ ملا۔ دل پر غم کی ایک سِل محسوس ہونے لگی اور تمام مزا کرکرہ ہوگیا۔ فکر لگ گئی کہ انگوٹھی کمپنی والے واپس کریں گے۔ آخر بیوی رونے لگی۔ رات بھر اسی فکر میں اُسے نیند بھی نہ آئی۔

صبح ہوئی تو میاں بیوی مختلف جوہریوں کی دکانوں پر گئے اور اس انگوٹھی جیسی انگوٹھی تلاش کرنے لگے۔ بڑی تگ و دو کے بعد ایک انگوٹھی تقریباً ویسی ہی مل گئی مگر قیمت ۵۵ ہزار فرانک سنی تو ہوش اڑ گئے۔ خاموش ہو کر گھر لوٹ آئے۔

کلرک کی بیوی پاگل ہوئی جا رہی تھی کہ خرید کر کیونکر دیں گے۔ دوسرا تیسرا دن بھی اسی پریشانی میں گزر گیا۔ بار بار خیال آتا تھا کہ میری امیر سہیلی کیا کہتی ہوگی کہ ایک جوڑا اور انگوٹھی لے کر غائب ہو گئی۔ مگر انگوٹھی کے خوف سے اس کے ہاں جانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ چوتھے دن کلرک نے شہر کے مشرقی حصہ میں زمین کا وہ ٹکڑا فروخت کیا جو اسے اس کے والد نے بیچ کیا تھا۔ اس سے تیس ہزار فرانک ملے۔ بنک میں جو رقم تھی وہ نکلوائی۔ ہوئے سینتیس ہزار فرانک۔ باقی اٹھارہ ہزار فرانک میں سے نصف رقم ایک دوست سے قرض لی اور نصف رقم بطور پیشگی کمپنی کے دفتر سے لی۔ اس رقم کے عوض وہ انگوٹھی خرید کر اپنی سہیلی کو واپس کرنے گئی۔

جب وہ اپنی امیر سہیلی کے گھر پہنچی تو وہاں ان کے ہاں کچھ معزز خواتین پہلے سے آئی ہوئی تھیں۔ اس غریب نے جا کر کہا کہ میں آپ کے کپڑے واپس کرنے آئی ہوں۔ امیر سہیلی نے اشارے سے کہا کہ میز پر رکھ دو اور چلی جاؤ۔ اس نے تعمیل کی اور واپس آگئی۔

اب قرض کی ادائیگی کی فکر تھی۔ سرمایہ کمپنی والے تنخواہ میں سے ایک رقم وضع کر لیتے تھے۔ گھر کے اخراجات میں ہر طرف سے کمی شروع کر دی۔ اس واقعہ کا بیچاری کی صحت پر شدید اثر پڑا۔ کمی خوراک کے باعث اور ہم و غم میں مبتلا رہنے کے باعث ہلکا ہلکا بخار آنے لگا۔ تھوڑا بہت علاج معالجہ ہوتا رہا۔ آخر ڈاکٹر نے اس کے خاوند سے کہدیا کہ تمہاری بیوی کو ٹی بی ہو گئی ہے۔ اس بیماری کا نام سن کر خوف سے اور زیادہ بیمار ہو گئی اور بیماری تیزی سے بڑھنے لگی۔

ایک دن کلرک کی اہلیہ ٹرام میں سفر کر رہی تھی کہ دوسرے سرے پر اسے وہی امیر سہیلی نظر آگئی۔ مگر اس نے اس غریب عورت کی طرف مطلق توجہ نہ کی۔ سفر کے آخر پر دونوں ایک ہی سٹاپ پر اتریں۔ اس بیمار نے آگے بڑھ کر اسے سلام کیا تو اس نے پھر بھی نہ پہچانا۔ اس نے اپنا تعارف کرایا اور کپڑے اور انگوٹھی والے واقعہ کا حوالہ دیا تو اس نے پہچان لیا۔ حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ اس نے انگوٹھی والا سارا واقعہ سنایا۔

وہ سخت پریشان ہوئی اور کہنے لگی کہ اگر وہ انگوٹھی گم ہو گئی تھی تو مجھ سے کہہ دیتیں۔ میں تم سے کبھی بھی مطالبہ نہ کرتی۔ وہ تو جیولری نگینوں والی تھی۔ (باقی صفحہ ۲۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوابات انعامی معلوماتی مقابلہ نمبر (۵)

(۱) ٹیلی فون گراہم بیل نے ۱۸۷۶ء میں ایجاد کیا۔
(۲) سومنات سلطان محمود غزنوی نے فتح کیا تھا۔
(۳) عبداللہ بن قیس مسلمانوں کے پہلے امیر البحر تھے۔
(۴) پاکستان کا گرم ترین مقام جیکب آباد ہے۔
(۵) سیلون کا دارالحکومت کولمبو اور اس کے سکّے کا نام روپیہ ہے۔
(۶) دنیا میں سب سے زیادہ مسجدیں استنبول (ترکی) میں ہیں۔
(۷) نئی دنیا (امریکہ) کو کلمبس نے ۱۴۹۲ء میں دریافت کی تھی۔
(۸) کویت واحد اسلامی ملک ہے جہاں کوئی دریا نہیں۔
(۹) لیبیا واحد ملک ہے جس کے دو دارالحکومت ہیں۔ (۱) طرابلس (۲) بن غازی۔ یہ ہر دو سال کے بعد ایک دوسرے کی جگہ لیتے ہیں۔
(۱۰) دنیا میں سب سے بڑا تیل کا ذخیرہ ایران میں ہے

نتیجہ انعامی معلوماتی مقابلہ نمبر ۵

اوّل: امۃ السلام ۲۶/۱۸۔ دارالرحمت وسطی ربوہ سب سے زیادہ نمبر لے کر اول آئی ہیں انھوں نے ۳۵/۵۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔

دوم: دوسرے نمبر پر چار بچے تھے جن سب کے نمبر ۳۲½ تھے۔ قرعہ اندازی کی گئی تو دوم امۃ الہادی۔ ۲۶/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ کا نام نکلا۔ اس لئے وہ دوم قرار دی گئی ہیں۔

(منوّر احمد طاہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ ریل بنائیں بچو!

جناب وسیم احمد طاہر۔ بہاولپور

آج ہے چھٹی کا دن یارو! کھیل سے جی بہلائیں!
آؤ ریل بنائیں بچو! آؤ ریل بنائیں

طارق، زاہد، گڈو، پپو، خالد اور اقبال
چھ ڈبے ہوں گاڑی کے اور انجن ہو افضال
عالم خان ڈرائیور ہوگا۔ گارڈ بنے گا انور
سگنل دے گا ناصر، ہوگا ٹکٹ کلکٹر سرور

پیارے پیارے موسم میں ہم خوشیوں کے گن گائیں
آؤ ریل بنائیں بچو! آؤ ریل بنائیں

زاہد دوڑ کے جاؤ نصیر سلمیٰ کو بھی لاؤ!
طارق تم تیز ہے ہو بھیا کچھ سیدھے ہو جاؤ
گاڑی چلنے کو ہے بچو ہاتھ میں لے لو ہاتھ
مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ نہ چھوٹے اب ساتھ

دوڑیں اتنی تیز کہ جیسے ہوا میں اڑتے جائیں
آؤ ریل بنائیں بچو! آؤ ریل بنائیں

ہے یہ دعا طاہر کی ہم سب اپنی منزل پائیں
آؤ ریل بنائیں بچو! آؤ ریل بنائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ماہ کا بہترین ادبی مضمون

اسلام کے احسانات

تسنیم ارشد۔ ڈیرہ غازیخان

بچو! اسلام نے عالم انسان پر بے شمار احسان کئے۔ ظلمت اور اندھیرے کی شمع بجھا کر پیار و محبت کی قندیلیں روشن کیں۔ ظلم و بدی مٹا کر نرمی اور نیکی کی گھٹائیں اس شدت سے برسائیں کہ دنیا حیران ہو کر رہ گئی۔ عرب کے جن ریگستانوں میں مظلوم و معصوم بچیوں کی چیخیں گونجا کرتی تھیں۔ وہاں معصومیت سے بھرپور قہقہے سنائی دینے لگے۔ اسلام کے محبت و اخلاص کی ایسی شمع روشن کی۔ کہ لوگ دیوانہ وار پروانوں کی مانند اس شمع پر گرنے لگے۔ اسلام نے گورے اور کالے کا فرق مٹا دیا۔ سب آپس میں بھائی بھائی بنا دیئے۔ ماں کا درجہ اس قدر بلند کیا کہ خدا کا شکر ادا نہ کر سکی۔ نفرت کی دیواریں گرا کر محبت کی وہ حسین وادی قائم کی جس میں لوگ پناہ لینے لگے۔ آہ! وہ کیا خوب صورت لمحے تھے جب عرب کی وادیوں میں ایسے لوگ موجود تھے جن کے دلوں میں دوسروں کے لئے ہمدردی تھی۔ الفت تھی سوز تھا۔ وہ ایک دوسرے سے لڑنے کی بجائے محبت سے سرشار اور مخمور لہجے میں بات کرتے تھے۔ عرب کے وحشی لوگوں میں انسانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایسا جذبہ موجزن ہو گیا تھا۔ جس کی مثال اسلام سے پہلے روئے زمین پر کہیں نہیں ملی تھی۔

بچو! اسلام نے دولت و غربت کا فرق مٹا دیا۔ ذات پات کے بندھن ایسے توڑے کہ وہ آج تک نہ جوڑ سکے۔ تمام فضول رسمیں ختم کر کے لوگوں کو ایک خدا کے سامنے جھکنا سکھا دیا۔ اسلام نے سب لوگ برابر قرار دے دیئے۔ وہی لوگ جو کل تک غلام تھے اور سخت غلامی کی زندگی گزار رہے تھے۔ آج اسلام کے آنے سے ان کی بدنصیبی دور ہو چکی تھی۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت زیدؓ جو کہ ایک غلام تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ کے لئے اپنے ماں باپ کو چھوڑ دیا۔ اسلام نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ غلاموں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ بھائیوں کے ساتھ کرتے ہو۔ اگر چھوٹے ہیں تو نرمی اور پیار کا سلوک کرو۔ اور اگر بڑے ہیں تو ادب سے پیش آؤ۔ جیسا کہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ نے حضرت ابوذرؓ صحابی کو دیکھا کہ انہوں نے جس قسم کا جوڑا پہنا ہوا تھا اسی قسم کا اُن کے غلام نے پہنا ہوا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا
انھوں نے ذکر کیا کہ میں نے رسولِ مقبولؐ کے
زمانہ میں ایک غلام کو برا بھلا کہا اور اسے
اس کی ماں کا طعنہ دیا (یعنی لونڈی زادہ
کہا) اس پر حضرت رسولِ مقبولؐ نے فرمایا۔
اے ابوذرؓ تو نے اس شخص کو اس کی ماں
کا طعنہ دیا معلوم ہوتا ہے کہ تجھ میں ابھی
تک جاہلیت کی باتیں موجود ہیں۔ دیکھو وہ
(یعنی غلام) تمہارے بھائی اور خدمت
گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت
بنایا ہے پس جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو
اسے وہ کھلاوے جو آپ کھاتا ہے اور
اسے وہ پہناوے جو آپ پہنتا ہے
اور دیکھو ایسا کام نہ اُن سے لیا کرو جو
ان سے نہ ہو سکے اور اگر کوئی مشکل کام
ان سے کہو تو خود ان کی مدد اس کام
میں کیا کرو۔"

بچو! ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اس مقدس تعلیم پر عمل کریں
اور مل جُل کر عہد کریں کہ یہ تعلیم سورج کی روپہلی کرنوں کی
طرح دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں گے۔ دیکھو دنیا یہ تعلیم
بھولنے نہ پائے۔ جسے پھیلانے کے لئے سینکڑوں لوگوں نے
جان و مال کی قربانیاں دیں۔ کیوں ٹھیک ہے نا؟ ہاں
بالکل ٹھیک! ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی تعلیم پھیلانے
کے لئے اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے

"بہادر دشمن" - بقیہ صفحہ (۸)

مگر تم نے احسان فراموشی پسند نہیں کی۔ ٹھیک ہے۔ تم ہمارے
دشمن ہو۔ ہماری حکومت کے باغی ہو۔ مگر میں ایسے دشمن اور
باغی کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ تم میری مخالفت کرنا چاہتے
ہو تو ضرور کرو۔ میری فوج کے سپاہی تمہیں کسی اور موقع پر
پکڑ لیں گے۔ جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا ہے۔"

اکبر کا یہ فیصلہ سن کر تمام درباری عش عش کر اُٹھے
راجپوت سردار کچھ دیر اسی طرح گم صم کھڑا رہا جیسے اسے
سکتہ ہو گیا ہو۔ پھر وہ شہنشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور
بولا:-

"حضور۔ میں غلطی پر تھا میں بے حد شرمندہ ہوں
آپ جیسے انصاف پسند اور نیک بادشاہ کے لئے تو مجھے اپنی
جان بھی دے دینی چاہیئے تھی۔ آج سے میں آپ کا وفادار
ہوں اور آپ کی اور ملک کی سچے دل سے خدمت کرنا
چاہتا ہوں اب آپ جو حکم دیں گے۔ بجا لاؤں گا۔"

راجپوت سردار کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے
مگر یہ آنسو خوشی اور احسانمندی کے آنسو تھے۔

○

جب کسی پر احسان کرو تو اسے بیان نہ
کرو اور جب کوئی تم پر احسان کرے تو اسے
مشہور کرو۔

(ناصرہ عزیز۔ منڈی گورایہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سب سے بڑی سعادت ماں باپ کی ہے خدمت"

فہیم احمد۔ جماعت دہم۔ ربوہ

بچو! جس ملک کو ہم آج ریاست ہائے متحدہ امریکہ کہتے ہیں۔ پہلے یہ سوائے مشرقی ساحل کے تقریباً جنگل اور بالکل غیر آباد پڑا تھا۔ کہیں کہیں ریڈ انڈین قبائل آباد تھے۔ آہستہ آہستہ آبادی مغرب کی طرف بڑھنے لگی پھر ریل گاڑی چلنے لگی اور آبادی کثرت سے بڑھی۔

ان ہی دنوں کا ایک سچا واقعہ عرض کرتا ہوں اس زمانہ میں جہاں تک ریل پہونچی تھی وہاں ایک چھوٹی سی پہاڑی کے دامن میں ایک گاؤں نو آباد کاروں کا تھا۔ یہ لوگ انگلستان کے مختلف حصوں سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے تھے۔

یہاں ایک محنتی کاشتکار مع بال بچوں کے رہتا تھا ایک دن کھیتوں سے واپس آیا تو طبیعت خراب تھی۔ آتے ہی لیٹ گیا اور پانی طلب کیا۔ اس کی بیوی نے پانی دیا۔ مگر اس نے کہا۔ یہ تو ٹھنڈا نہیں ہے کہیں سے ٹھنڈا پانی لاؤ۔ کئی اور گھروں سے پانی منگوایا مگر وہ یہی کہتا رہا کہ "یہ پانی ٹھنڈا نہیں ہے۔ کہیں سے برف مل جائے تو بہتر ہے۔

اردگرد کے عزیز رشتہ دار اکٹھے ہو گئے۔ مریض کی تکلیف دیکھ کر ایک شخص نے تجویز کیا کہ یہاں سے سات آٹھ میل کے فاصلے پر ریلوے اسٹیشن ہے۔ میل ٹرین کے آنے کا وقت قریب ہے اگر کوئی ہمت کرے تو ممکن ہے ریل والوں سے برف مل جائے۔

کاشتکار کا لڑکا اٹھا اور اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا اور جلد ہی ریلوے اسٹیشن کی جانب روانہ ہو گیا وہ سٹیشن پر پہونچا تو دیکھا کہ سگنل ہو چکا تھا اس نے پلیٹ فارم کے جنگلے سے گھوڑا باندھا اور اندر جا کر گاڑی کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں ٹرین آگئی۔ وہ لڑکا دوڑ کر اس ڈبے کی طرف گیا جہاں کھانے پینے کا انتظام تھا۔ باورچی سے تمام ماجرا بیان کیا کہ میرا باپ بیمار ہے اس لئے مجھے برف کا ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑا لکڑا عنایت کر دیں۔ باورچی نے اس کی حالتِ زار دیکھ کر مفت ہی ایک بڑا لکڑا اسے دے دیا اور دعائیہ کلمات کہے کہ "خدا تیرے باپ کو شفا دے اور یہ برف اسے فائدہ دے"

لڑکے نے شکریہ ادا کر کے برف نمدے میں لپیٹ کر تھیلے میں ڈالی اور گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ دوڑاتے ہوئے گھر کی جانب چل پڑا۔ جب وہ گاؤں کے قریب پہاڑی پر پہونچا تو اسے اپنا گاؤں نظر آیا۔ اپنا مکان بھی نظر آنے لگا۔ اس نے ڈھلوان پر گھوڑا آہستہ آہستہ اتارا اور ندی میں ڈال دیا۔ پانی زیادہ گہرا نہ تھا۔ یہی ایک فٹ ڈیڑھ فٹ ہوگا۔ جو چھوٹے چھوٹے پتھر دل میں سریلی آواز سے بہہ رہا تھا۔ گھوڑا بہت پیاسا تھا اس نے پانی پینا چاہا مگر لڑکے نے اُسے پانی نہ پینے دیا اور پاؤں سے آگے چلنے کا اشارہ کیا۔ جب ندی سے باہر نکلا تو ڈھلوان پر گاؤں تھا۔ سیدھا اپنی گلی کی طرف مڑا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے گھر میں خلقت کا بڑا ہجوم ہے وہ بڑا فکرمند ہوا۔ وہ گلی کے سرے پر گھوڑے سے اترا اور لگام ہاتھ میں پکڑ کر گھر کی جانب چلا۔

جب وہ دروازے کے عین سامنے پہونچا تو اندر سے گاؤں کا پادری نکل رہا تھا اُس نے لڑکے کو دیکھ کر کہا کہ۔ "تمہارا باپ نہایت اطمینان اور سکون سے فوت ہوا ہے۔ تمہارے جانے کے بعد اس کی بے چینی کم ہوتی گئی اور وہ محسوس کر رہا تھا کہ سب تلخی دور ہو گئی ہے اس کا آخری فقرہ تھا کہ "میرے منہ میں برف کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے" بہت اچھا انجام ہوا ہے تم نے باپ کی بہت خدمت کی ہے۔ اس کے بدلے میں خدا نے تمہارے باپ کو سکون بخش دیا۔

بچو! یہ اس لڑکے کی سعادت تھی کہ اس نے اپنے والد کی خدمت کا ارادہ کیا۔ خدا نے اسے برف بھی دے دی اور وہ ہمت کر کے برف گھر تک لے آیا۔ گو اس کے باپ کو برف نہ مل سکی تاہم خدا تعالیٰ نے اسے برف کی سی ٹھنڈک پہنچائی اور اس کی موت راحت کی موت ہو گئی۔

چشمۂ ہدایت یعنی قرآن مجید نے ہمیں بھی خاص طور پر ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے سوائے اس کے کہ وہ ہمیں شرک پر چلنے کے لئے مجبور کریں۔

جھوٹی عزت۔ بقیہ صفحہ (۱۰)

اس کی قیمت زیادہ سے زیادہ پانچ فرانک ہو گی۔ تم نے مجھ سے ذکر نہ کیا اور ناحق اس قدر تکلیف اٹھائی۔

غرض جھوٹی نمائش کے لئے ایک شریف زادی کی صحت برباد ہو گئی۔ گھر تہہ و بالا ہو گیا۔ نہ گھر بن سکا نہ سکون ملا ۔

بہلا نہ دل۔ نہ تیرگیٔ شام کم ہوئی
یہ جانتا تو آگ لگاتا نہ گھر کو میں

بچو! اس کہانی سے آپ نے کیا سبق لیا؟

یہ کہ اپنے صاف ستھرے کپڑے مانگے کے قیمتی لباس سے بہتر ہوتے ہیں اور جھوٹی عزت کے لئے دوسروں سے مانگ کر تھوڑی دیر کی نمائش اچھی نہیں ہوتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہادر کسان

محمد اشرف نوشاہی۔ فیڈل بی ایریا۔ کراچی ۳۸۔

رحمت علی ایک سیدھا سادا دیہاتی تھا۔ دُنیا کی فکروں سے آزاد اپنی ذات میں مگن۔ ماں باپ چھوٹی عمر میں ہی اکیلا چھوڑ گئے تھے۔ کوئی قریبی رشتہ دار بھی نہ تھا جو اس یتیم کے سر پہ ہاتھ رکھتا۔ اسی لئے بوڑھے فضلو نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ فضلو کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ اُس نے رحمت کو ہی اپنی اولاد سمجھا اور بڑی محبت و شفقت سے اُسے پالا۔ فضلو کے مرنے کے بعد اس کی جو تھوڑی بہت زمین تھی وہ رحمت کو ملی اور اب رحمت اسی پہ محنت کرتا اور مگن رہتا۔ وہ بڑا محنتی آدمی تھا۔ جی کڑا کر کے کام کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی زمین سونا اگلتی تھی۔ اکیلا آدمی تھا۔ خرچ بہت کم۔ اس لئے اس نے پیسے جمع کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے پاس پانچ سو روپے جمع ہو گئے تھے۔ اس نے باربرداری کے لئے ایک گدھا خریدنے کا فیصلہ کر لیا اور شہر روانہ ہو گیا۔

جب وہ شہر پہنچا تو سورج افق کے پار ڈوب رہا تھا۔ رحمت جلدی جلدی قدم بڑھاتا بازار کی طرف چلا جا رہا تھا تا بازار کے بند ہونے سے پہلے فارغ ہو جائے۔ بازار میں ابھی خاصی چہل پہل تھی۔ طرح طرح کے جانور تھے۔ ایک مضبوط جسم کا گدھا رحمت کو بہت پسند آیا۔ بھاؤ کے بعد مالک نے گدھا رحمت کے حوالے کر دیا۔ رحمت اُس پہ سوار ہو گیا اور تیزی سے واپس گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ گاؤں وہاں سے کوئی پانچ میل کے فاصلے پہ تھا۔ گدھا اپنی پوری رفتار سے دوڑا چلا جا رہا تھا کہ اچانک فائر کی آواز سے ڈر کر رُک گیا۔

رحمت کا جسم سُن ہونے لگا۔ وہ گدھے سے اُترا اور تیزی سے جھاڑیوں کی طرف لپکا لیکن یہ کیا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھاڑیوں سے ذرا دور ایک موٹا سا آدمی زمین پر خون میں لت پت تڑپ رہا تھا۔ ایک اور خوفناک مونچھوں والا آدمی ہاتھ میں پستول تھامے بھیانک ہنسی ہنس رہا تھا۔ پھر اس نے زمین پر پڑے آدمی کو لات مار کر کہا۔

"کیوں سلیمہ مشتاق! کہاں گئی وہ تیری اکڑ فوں اور کہاں ہے تیرا قانون؟ جو تجھے میرے چنگل سے چھڑائے"

اور پھر ہنسنے لگا۔

رحمت کا خون رگوں میں منجمد ہونے لگا۔ وہ بیس بیس کا نوجوان تھا۔ مضبوط جسم۔ اس نے کچھ دیر کے لئے سوچا اور پھر قاتل پر چھلانگ لگا دی۔ قاتل جو اس اچانک حملہ سے لاعلم تھا۔ منہ کے بل گرا۔ رحمت نے پستول دور پھینک دیا اور مقابلے کے لئے تیار ہو گیا قاتل زخمی شیر کی طرح رحمت پر حملہ آور ہوا لیکن رحمت جُل دے کر صاف بچ گیا پھر اس نے تیزی سے اچھل کر قاتل کی گدی پر زوردار مکہ مارا۔ کسان کی سخت ضرب قاتل نہ سہہ سکا اور گر کے بے ہوش ہو گیا۔ رحمت نے دیکھا کہ وہ اب کم از کم دو گھنٹے تک بیہوش رہے گا وہ لپک کر گدھے پر سوار ہو گیا اور تیزی سے شہر کو روانہ ہو گیا۔ ایک گھنٹہ میں وہ شہر پہنچ گیا۔

وہ جلدی سے تھانے پہنچا اور تمام صورتحال بتا کر پولیس پارٹی کے ہمراہ جیپ میں بیٹھا اور موقع واردات پر پہنچا۔ ملزم ابھی بے ہوش تھا۔ پولیس نے اسے لاش سمیت جیپ میں ڈالا اور شہر واپس آگئی۔ قاتل پر مقدمہ چلا اور عدالت نے اسے عمر قید کی سزا دے دی۔ رحمت کو اس کی بے مثال بہادری پر انعام دیا گیا۔ اس انعام کی وجہ سے اس کی زمین کا رقبہ بڑھ گیا اور وہ گاؤں کا سب سے بڑا زمیندار بن گیا۔

اس طرح ایک بہادر کسان نے اپنی بہادری سے اپنے وطن کا ایک خطرناک دشمن ختم کیا۔ بچو! آپ بھی ایسی بہادری سے کام لیتے ہوئے اپنا پیارا وطن برائیوں سے پاک کر سکتے ہیں۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین!

زمینِ قادیاں جنّت نشاں ہے

(پیر مجیب الرحمان سانگھڑ)

ہمارا قادیاں، دارالاماں ہے
جہاں مہدیؑ کا اترا کارواں ہے

ہمیں وہ جان و دل سے بھی ہے پیارا
مسیحِ پاکؑ کا روضہ وہاں ہے

زمینِ قادیاں، جنّت نشاں ہے
کہ اترا اس میں خود وہ لامکاں ہے

دیارِ پاک ہے احمدؐ نگر ہے
وہ درویشوں کا مسکن قادیاں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوسٹ کارڈ کی آپ بیتی

سجاد احمد ساجد۔ گورنمنٹ کالج نواب شاہ

مَیں گتّے کے ٹکڑوں کی صورت میں ایک اندھیرے کمرے میں پڑا ہوا تھا کہ ایک دن ہمیں نکال کر ایک مشین میں ڈال دیا گیا۔ اس مشین نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ جب مَیں باہر نکلا تو مَیں نے اپنے بائیں کنارے پر سبز رنگ سے "پاکستان" لکھا ہوا دیکھا میرے دوسرے ساتھی مجھ پر دھڑا دھڑ گر رہے تھے۔ مَیں پھسل کر ایک طرف ہو گیا۔ پھر ہمیں گٹھڑیوں میں باندھ کر ڈاک خانوں میں بھیج دیا گیا۔ کافی دنوں تک مَیں ڈاک خانے کی ایک الماری میں پڑا رہا۔ آخر ہمیں ایک دن نکال لیا گیا۔ پوسٹ ماسٹر صاحب ہمیں دس دس پیسوں میں فروخت کر رہے تھے میرے کافی ساتھی بک چکے تھے۔ آخر میری باری بھی آ گئی۔ مجھے ایک دیہاتی نے دس پیسے میں خرید لیا۔ اس نے مجھے اٹھایا اور ڈاک خانے سے باہر بیٹھے ہوئے مُنشی کے حوالے کر دیا۔ اس نے میرا سارا چہرہ بدنما دھبوں سے بھر دیا۔ میں چیختا چلّاتا ہی رہ گیا لیکن اُس نے میری ایک نہ سُنی۔ اُس دیہاتی نے اسے پانچ پیسے دیئے اور مجھے ایک لال ڈبّے میں ڈال دیا۔ اسی ڈبے میں میرے اور ساتھی بھی جمع تھے ان کے چہرے بھی کالے اور نیلے دھبوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم کافی دیر تک اس ڈبے میں پڑے رہے۔ آخر کار ایک خاکی وردی میں ملبوس شخص نے ہمیں نکال لیا۔ وہ ڈاکیہ تھا۔ اُس نے ہمیں ایک میز پر رکھا۔ مَیں اپنے ساتھیوں کے بیچ میں گھُس کر بیٹھا ہوا تھا کہ ڈاکیے نے ہمارا پہلا ساتھی اٹھایا اور اسے اپنے آگے رکھ کر کالے رنگ کی مہر اس زور سے اُس کے چہرے پر ماری کہ ہم سب کی چیخیں نکل گئیں اور ہمارا ساتھی بیہوش ہو گیا۔ ابھی ہم یہ منظر دیکھ ہی رہے تھے کہ یکایک اُس نے ہمارا دوسرا ساتھی اُٹھایا اور اُس کا حشر بھی ویسا ہی کر دیا۔ سارا خون خشک ہو گیا تھا اور میں باہر نکلنے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا کہ

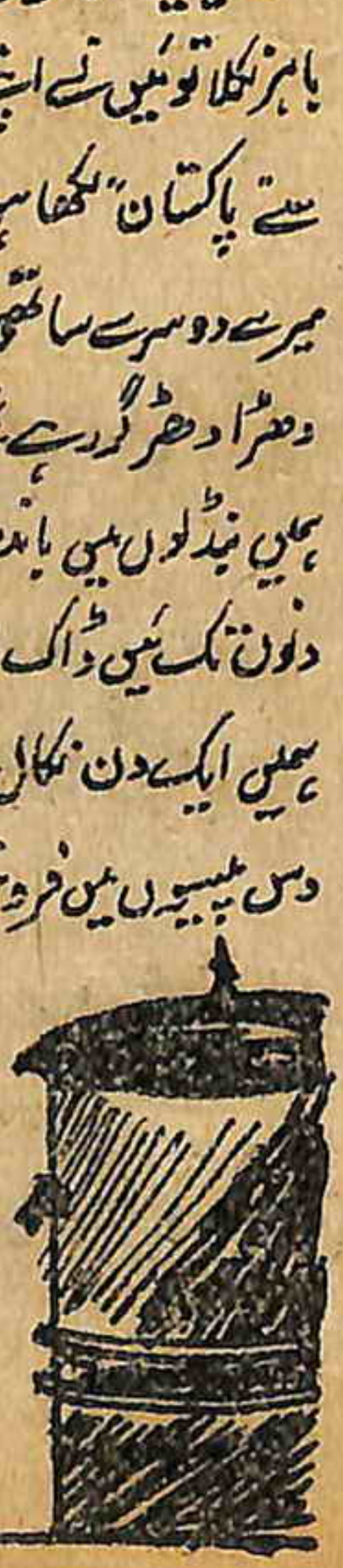

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری باری بھی آگئی۔ ڈاکیئے نے جلاّد کی طرح میری طرف ہاتھ بڑھایا۔ خوف کے مارے مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ مجھ پر ایک کالے رنگ کی غنودگی اس زور سے پڑی کہ کھوپڑی پھٹنا گئی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور میں بے ہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو ایک تھیلے میں پڑا ہوا پایا۔ میرا پورا جسم درد کر رہا تھا۔ ڈاکیہ تھیلا اسٹیشن پر لے آیا۔ تھیلے میں میرے دوسرے ساتھی بھی تھے۔ ہم ایک گاڑی میں سوار کر دیئے گئے۔ ہم سب ساتھی جو ایک تھیلے میں بند تھے۔ لاہور جا رہے تھے۔ جب گاڑی لاہور سٹیشن پر رکی تو ہم تھیلے سمیت زمین پر پھینک دیئے گئے وہاں سے ایک اور ڈاکیہ ہمیں اٹھا کر ڈاک خانے میں لے گیا۔ ہماری پیٹھ پر ایک ایک مہر رسید کر دی میری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹتے ٹوٹتے بچی۔ اس نے ہم سب کو ایک تھیلے میں ڈالا۔ وہ گلیوں میں گھوم رہا تھا اور ہم میں سے ایک ایک کو نکالتا جا رہا تھا۔ آخر اس نے مجھے بھی نکالا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکیہ ایک دروازے کے پاس کھڑا کنڈی کھٹکھٹا رہا ہے۔ ایک بوڑھی عورت دروازے پر آئی۔ میری طرف دیکھ کر اس کی باچھیں کھل گئیں۔ ڈاکئے نے مجھے اس کے حوالے کر دیا۔ سب گھر والوں نے مجھے باری باری پڑھا اور خوش ہوئے اور مجھے اچھی طرح سنبھال کر رکھا۔ میں اپنی اس قدر اگرائی پر بہت خوش ہوا۔ چند دنوں کے بعد سب گھر والوں کا رویہ مجھ سے بدل گیا اب مجھے کوئی بھی نہ پڑھتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان کا رویہ سخت ہوتا گیا۔ اور انھوں نے مجھے گھر کے کوڑے کرکٹ میں ڈبو کر ڈبے میں ڈال دیا۔ بدبو سے میرا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔ مجھے پتہ نہ تھا کہ کس جرم میں مجھے یہ سزا دی گئی ہے۔ جب گھر والے مجھ پر اور کوڑا پھینکتے تو میں کھسک کر اوپر آجاتا تین چار روز کے بعد وہ دیہاتی بھی آگیا جس نے مجھے نواب شاہ سے روانہ کیا تھا میں نے اس کی طرف پر امید نظروں سے دیکھا لیکن اس نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی میں بہت گڑگڑایا لیکن اس نے میری ایک نہ سنی۔ اب گھر والے مجھے گھر میں دیکھنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے ڈبہ اٹھایا جس میں میں پڑا تھا اور باہر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ میں نے بہت التجا کی لیکن وہ مزید مجھے اپنے گھر میں رکھنا نہیں چاہتے تھے۔

اب میں کوڑے کے ڈھیر پر پڑا زندگی کے آخری دن پورے کر رہا ہوں۔ لوگ مجھے اپنے پیروں تلے روند کر چلے جاتے ہیں اور میں اپنی بے بسی پر آنسو بہا کر رہ جاتا ہوں۔

○

- دنیا کی سب سے بڑی العکاسی دوربین کا قطر ۲۰۰ انچ ہے جو کیلی فورنیا میں ہے

(نصرت اکرم۔ دھرمپورہ لاہور)

- سب سے زیادہ ریڈیو اسٹیشن امریکہ میں ہیں۔ وہاں ۷۰۰ ریڈیو اسٹیشن ہیں

- سب سے زیادہ اخبار روس میں چھپتے ہیں جن کی تعداد ۸۰۰۰ سے بھی زیادہ ہے

(مبارک احمد انور۔ ندیم واہ کینٹ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

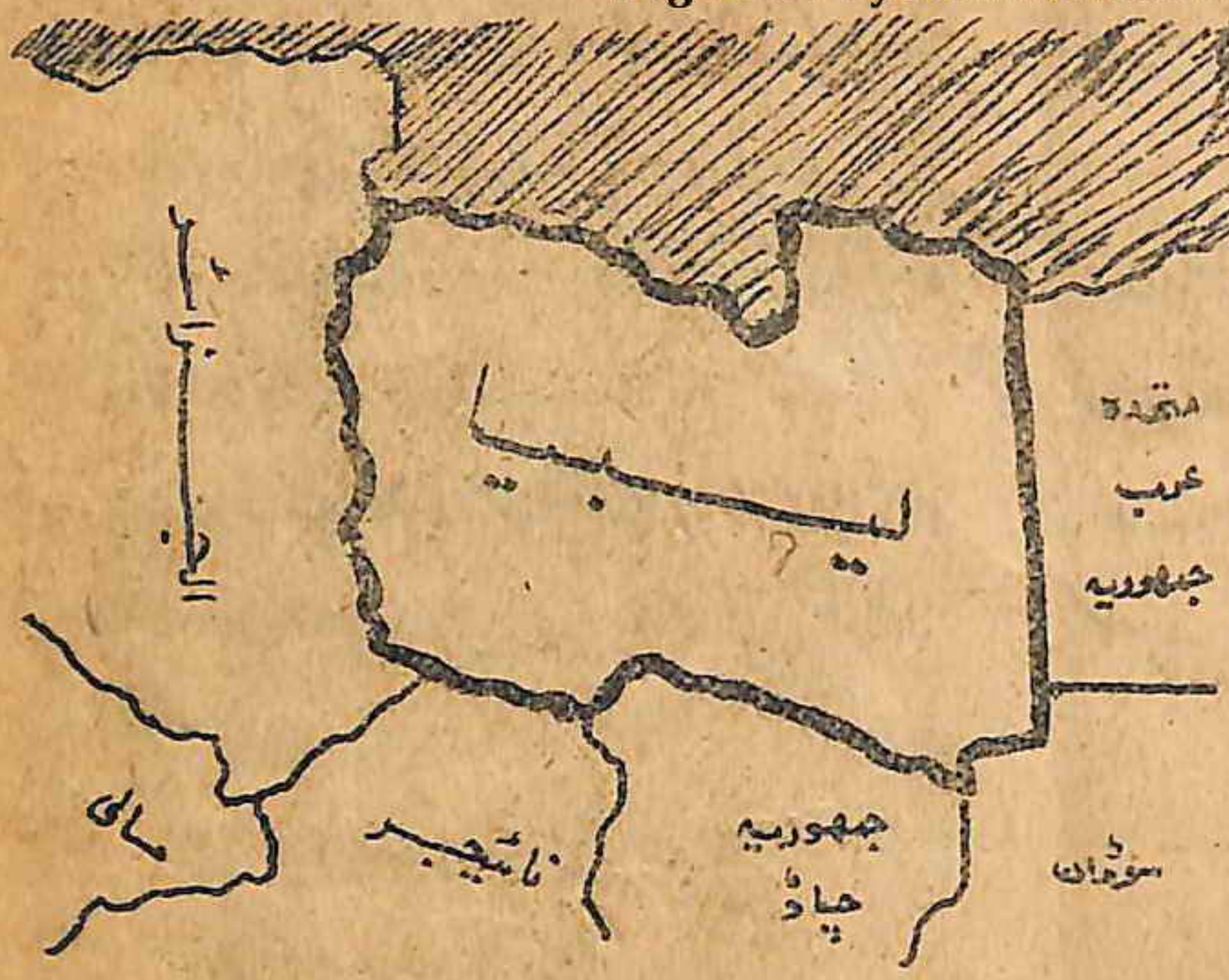

لیبیا

عبدالباسط شاہد م کشمیری

لیبیا۔ جو آج بچے بچے کی زبان پر ہے۔ ہمارا ایک مسلمان اور دوست ملک ہے۔ یہ براعظم افریقہ کے عین شمال میں واقع ہے۔ لیبیا کا کل رقبہ ۶۷۹,۳۵۸ مربع میل ہے اور اس کی آبادی تقریباً بیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔

پاکستان نے شروع ہی سے لیبیا کی حمایت کی اور آج تک کرتا چلا آرہا ہے۔ ۱۲ مئی ۱۹۴۹ء کو پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ میں اطالویوں کے تسلط کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ لیبیا آزاد کرایا جائے۔ اور ایک خاص کمیٹی بنائی جائے جو اس مسئلہ پر غور کرے چنانچہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو پاکستان نے دوسری افریقی ایشیائی اقوام کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو لیبیا کو آزاد کرانے کی قرارداد منظور کرائی۔ ۲ دسمبر ۱۹۵۰ء کو قومی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں لیبیا میں عبوری اور آئینی بادشاہت قائم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اس اعلان پر شاہ ادریس کو لیبیا کا پہلا بادشاہ چنا گیا۔ ۲۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو لیبیا کو عرب لیگ کا ممبر بنا لیا گیا۔ اس کے بعد پاکستان نے لیبیا کو اقوام متحدہ میں رکنیت دلانے کی کوشش کی۔ اس کے لئے ۱۳ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ایک حفاظتی کونسل بنائی گئی جو اس مسئلہ پر غور و فکر کے لئے مقرر کی گئی تھی اور آخر کار ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء کو لیبیا بھی اقوام متحدہ کا ممبر بنا لیا گیا۔

ہمارے قومی شاعر علامہ اقبال نے بھی لیبیا کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والے مجاہدوں کو ہدیہ تبریک پیش کیا تھا اور ان مجاہدین کی یاد میں دو نظمیں لکھیں آج بھی لیبیا کے شہر طرابلس میں ایک چوک کا نام "اقبال چوک" ہے جو کہ علامہ اقبال کی یاد میں رکھا گیا تھا۔

یکم ستمبر ۱۹۶۹ء میں فوجی انقلاب کی مدد سے شاہ ادریس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور اس وقت سے لے کر اب تک اس ملک کے رہنما جناب کرنل معمر قذافی ہیں جنہوں نے پاکستان اور لیبیا کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں بہت مدد دی ہے۔

جنوری ۱۹۷۲ء کے آخری ہفتے میں صدر پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے لیبیا کا سرکاری دورہ کیا۔ ان کا یہ دورہ لیبیا بہت کامیاب رہا۔ انھوں نے جناب کرنل معمر قذافی سے ملاقات کی جس سے دونوں ملکوں کے درمیان محبت اور زیادہ بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۴ء کو صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے لاہور کے جلسہ عام میں مسلمان ملکوں کا شکریہ ادا کیا اور لیبیا کے لئے خاص طور پر یہ الفاظ کہے۔

"ہم سب سے بڑا سلام لیبیا کے عوام اور ان کے سربراہ کرنل قذافی کو پیش کرتے ہیں اور آج سے لاہور نیشنل سٹیڈیم کا نام کرنل قذافی سٹیڈیم ہوگا۔"

صدر پاکستان کے اس اعلان پر عوام نے "پاک لیبیا دوستی زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ دسمبر ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں بھی لیبیا کے عوام اور حکومت نے پاکستان کا بہت ساتھ دیا جو اپنی مثال آپ ہے۔

خدا پاکستان اور لیبیا کی دوستی ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین!

معلومات

قرآن کریم کی سورتوں، الفاظ، آیات اور حروف کی تعداد

شفقت نساء
ٹنڈو جام (سندھ)

سورتیں: ۱۱۴

حروف: ۳۲۰۲۶۷۰

زیر (ـِـ): ۳۹۵۸۲

مد (ـٓـ): ۱۷۷۱

رکوع: ۵۴۰

پیش (ـُـ): ۸۸۰۴

زبر (ـَـ): ۵۲۲۴۳

نقطے (.): ۱۰۵۶۸۴

حروف تہجی

الف	۴۸۸۷۶	ث	۱۲۷۶	ظ	۸۴۲
ب	۱۱۴۲۸	ج	۳۲۷۲	ع	۶۲۲۰
ت	۹۰۱۹۹	ح	۳۷۹۳	غ	۲۲۰۸
		خ	۲۴۱۶	ف	۸۴۹۹
		د	۵۶۰۲	ق	۶۸۱۳
		ذ	۴۶۷۷	ک	۹۵۰۰
		ر	۱۱۷۹۳	ل	۴۰۴۳۲
		ز	۱۵۹۰	م	۲۶۵۶۰
		س	۵۸۹۱	ن	۴۵۱۹۰
		ش	۲۲۵۳	و	۲۵۵۱۹۰
		ص	۲۰۱۲	ہ	۱۹۰۷۰
		ض	۱۴۰۷	لا	۴۷۷۲۰
		ط	۱۲۷۷	ی	۴۵۹۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون کی کہانی

محمد اجمل نوشاہی۔ کراچی۔

آج سے تقریباً ایک سو سال پہلے الیگزانڈر گراہم بیل یہ عجیب چیز استعمال میں لایا۔ اس سے پہلے بہت سے لوگوں نے اسے بنانے اور تیار کرنے کی کوشش کی لیکن پوری کامیابی نہیں ہوئی

گراہم بیل نے ۱۸۷۶ء میں ٹیلی فون ایجاد کر کے پوری دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا لیکن آپ یہ بات سن کر حیران ضرور ہوں گے کہ گراہم کا اصل مقصد یہ نہیں تھا بلکہ بہروں کی سہولت کے لئے آواز کو حرکت دینا چاہتا تھا۔ جب گراہم نے ٹیلی فون ایجاد کیا تو فرانس کی حکومت نے اس کو پچاس ہزار فرانک انعام میں دیئے جو اس نے تجربہ گاہ کو دے دیئے یہ تجربہ گاہ اس وقت آواز کو حرکت دینے میں لگی ہوئی تھی۔

گراہم بیل نے جو طریقہ اپنایا وہ بہت سادہ تھا۔ بیل نے سوچا کہ باہر جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ ہوا کی لہروں کے ذریعے بھی کان میں پہنچ سکتی ہے اور کان کی جھلی میں حرکت پیدا کر سکتی ہے اور پھر دماغ میں پہنچ جاتی ہے اور آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ دوسرا آدمی کیا کہہ رہا ہے۔ اگر جھلی جیسی دو چیزیں لے کر کچھ فاصلے پر رکھ کر انھیں بجلی کے تار سے ملا دیا جائے تو آواز دوسرے سرے پر پہنچ جائے گی اور پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس میں حرکت پیدا نہ ہو۔

چنانچہ وہ کامیاب ہو گیا۔ اس نے اپنا سب سے پہلا پیغام اپنے ایک رفیق مسٹر واٹسن کو پہنچایا۔ یہ ۱۰ مارچ ۱۸۷۶ء کا دن تھا۔ واٹسن ایک چھ منزلہ عمارت کے سب سے نچلے کمرے میں تھا ٹیلیفون کی گھنٹی کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ کہ اس کو گراہم بیل کی آواز آئی "مسٹر واٹسن یہاں پر تشریف لائیں۔ مجھے آپ سے کچھ کام ہے" اس کے بعد ٹیلی فون کی صنعت کو بہت فروغ حاصل ہوا اور آج کل کا ٹیلی فون گراہم بیل کے ٹیلی فون سے ترقی کر کے بہت مختلف ہو گیا ہے

اپنے بچوں کے مطالعہ کے لئے ہمیشہ تشحیذ الاذہان منگوائیے!

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صابرہ شیخ ناز۔ کنری

عامر کا خواب

عامر اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کے ماں باپ اس سے بہت پیار کرتے تھے۔ اس کی ہر خواہش پوری کر دیتے تھے۔ جب عامر بڑا ہوا تو اس کے ماں باپ نے اسے سکول میں داخل کر دیا۔ شروع شروع میں عامر خوب دل لگا کر پڑھتا تھا اور پھر اپنے سکول میں اچھے نمبروں میں پاس ہوتا لیکن آہستہ آہستہ وہ بُرے لڑکوں کی صحبت میں بیٹھنے لگا۔ اس طرح وہ پڑھائی میں کمزور رہتا چلا گیا۔

اس کے والدین اُسے بہت سمجھاتے اور کہتے کہ عامر دل لگا کر پڑھو اور اچھے آدمی بنو! لیکن عامر یہ کہہ کر ٹال جاتا کہ ابھی تو کافی وقت پڑا ہے امتحانوں میں اس طرح عامر کے کان پر جوں تک نہ رینگتی۔ بُری صحبت نے اسے بہت بگاڑ دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت امتحانوں میں فیل ہو گیا۔ اب اس کے ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ چلو اس شہر کو چھوڑ دیں کیونکہ والدین اب ہمیں پیسے نہیں دیں گے۔ عامر اپنے ساتھیوں کی باتوں میں آ گیا۔ پھر ان کے مشورے کے مطابق ایک ساتھی کے ساتھ وہ شہر چھوڑ کر دوسرے شہر نکل گیا۔ اُدھر عامر کی امی اور ابو بہت پریشان ہو رہے تھے کہ وہ ابھی تک نہیں آیا۔

عامر اور اس کا ساتھی شہر میں گھومتے پھرتے ایک ہوٹل میں داخل ہوئے اور خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد اس کے ساتھی نے کہا کہ عامر تم بیٹھو میں ابھی تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں۔ عامر نے کہا۔ بہت اچھا۔ کافی انتظار کے بعد بھی جب اس کا ساتھی نہ آیا۔ تو کھانے کا سارا بل اُسی کو ادا کرنا پڑا۔ وہ اپنے ساتھی کو دیکھنے کی غرض سے ہوٹل سے باہر نکلا اور ادھر ادھر گھومنے لگا۔ اتنے میں ایک آدمی اس کے قریب آیا اور اس سے پیار سے باتیں کرنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ میں تمہارا انکل (چچا) ہوں تم آؤ میں تمہیں اپنے گھر لے چلوں گا۔ عامر اس کی باتوں میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہو لیا۔ اس شخص نے عامر کو دھوکا دیا تھا۔ اس نے عامر کو خوکاروں کے علاقہ میں لے جا کر فروخت کر دیا اور خود واپس چلا گیا۔

خوکار عامر پر بہت ظلم کیا کرتے تھے۔ ہر ایک کام عامر سے کرواتے۔ عامر سارا دن کڑکتی دھوپ میں کام کرتا اور پھر اسے سارے دن میں صرف آدھی روٹی کھانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ملتی۔ اور رات کو نرم بستر کیا۔ چارپائی کے بجائے زمین پر ہی سونا پڑتا۔ بس یوں ہی دن گزرتے چلے گئے آخر عامر کب تک یہ ظلم برداشت کرتا۔ اب عامر کو وہ رہ رہ کر اپنے امّی۔ ابّو اور گھر کے نرم نرم بستر یاد آرہے تھے۔ عامر کو جب بھی اپنے والدین کی یاد ستاتی تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا۔

اب دعا کے سوا اور چارہ کیا تھا؟ بس اُس نے خدا تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کی۔ کہ مجھے کسی طرح امّی ابّو مل جائیں۔ آخر ایک دن اس کی دعائیں رنگ لے ہی آئیں۔

ایک روز خرکار سویا ہوا اخراٹے بھر رہا تھا کہ عامر نے اس سے فائدہ اٹھایا اور کہیں دور بھاگ نکلا۔ اب اس کے دل میں ڈر تھا کہ کہیں پھر نہ پکڑا جاؤں۔ عامر چلتا ہوا شہر میں داخل ہوا تو بہت خوش تھا کہ اب میں اپنے والدین سے مل سکتا ہوں۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ وہ اپنے والدین سے مل سکتا ہے یا نہیں۔ اسے کیا معلوم تھا کہ اس کی پیاری امّی اپنے اکلوتے بیٹے کا غم برداشت نہ کر سکی اور اپنے بیٹے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی ہے۔

عامر تو خوش تھا کیونکہ وہ اب دوبارہ اپنے گھر واپس آرہا تھا۔ عامر یہی باتیں سوچتا ہوا کہ امّی اور ابّو مجھے پاکر کتنا خوش ہوں گے اپنے شہر میں داخل ہوا اور بھاگتا ہوا اپنے گھر پہنچا۔ عامر نے دروازے پر پہنچ کر زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا اور زور زور سے پکارنے لگا۔

"پیاری امّی جان جلد دروازہ کھولئے!
آپ کا بیٹا عامر آیا ہے! امّی جان جلد
کھولئے۔ امی جان جلد کھولئے۔ اب آپ
کا بیٹا ایسا ہرگز نہیں کرے گا امی جان!"

مگر..... مگر..... گھر میں عامر کو پیار کرنے والی امی جان ہوتی تو دروازہ کھولتی نا..... اس کی امّی تو اس سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی تھیں۔ اور باپ..... باپ بیٹے کے بعد ایک زبردست حادثے کا شکار ہو گیا تھا۔ باپ کو ایک حادثے کا غم اور دوسرے اس سے بڑا غم اپنے اکلوتے بیٹے کی جدائی کا..... جب باپ نے اپنے بیٹے عامر کی آواز سنی تو لپک کر جلدی سے دروازہ کھولا۔ عامر اپنے ابّو سے لپٹ کر خوب رویا۔ خوب رویا جب اس نے اپنی امی کے بارے میں سوال کیا تو اس کے ابو نے کہا کہ تمہارے انتظار نے ہمیشہ کے لئے انہیں میٹھی نیند سلا دیا ہے یہ سننا تھا کہ عامر زور زور سے دہاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ اس کو ماں کا پیار یاد آنے لگا جب اس کی امی پیار سے اس کا سر گود میں رکھ کر نرم نرم بستر پر لوری دے کر سلایا کرتی تھی۔ بس ایسی ہی سینکڑوں باتیں سوچ کر عامر نہایت کرب کی حالت میں اپنی امی کو پکارنے لگا۔

"خدا کے لئے امّی واپس آجایئے!
خدا کے لئے پیاری امّی جان واپس
آجایئے!"

اُس کی امّی اس کی چیخ و پکار سن کر فوراً بھاگی آئیں اور اُسے بیدار کرنے لگیں اور کہا کہ اٹھو عامر اٹھو۔ میں تمہارے پاس ہوں کوئی ڈراؤنا خواب تو نہیں دیکھا؟ جب عامر کو ہوش آیا تو وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر بہت رویا اور اس دن سے وہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار بچہ بن گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی یادداشت کا امتحان لیجئے!

ذیل میں مختلف بیس چیزوں کی تصویریں ہیں۔ انھیں تین منٹ تک غور سے دیکھیں اب یہ صفحہ بند کر کے دیکھی ہوئی چیزیں ایک سادہ کاغذ پر لکھتے جائیں۔ ترتیب ضروری ہے۔

دیکھیں ۲۰ میں سے کتنے نمبر حاصل کرتے ہیں۔ ہر چیز کا ایک نمبر ہے۔

(جناب شریف احمد قادری۔ بھیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظمے ادیب

احسان اور حسنِ سلوک

ایک بادشاہ اپنے ہمراہیوں سمیت راستے سے گزر رہا تھا۔ راستے میں ایک بیری کا درخت تھا۔ بادشاہ جب اس کے پاس پہنچا تو اس کے سر پر ایک پتھر پڑا جو دُور سے کسی کمسن لڑکے نے مارا تھا۔ سپاہی دوڑے اور وہ لڑکا پکڑ لائے اور بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ بادشاہ نے جب دیکھا کہ کم عمر لڑکا ہے اور گھبرایا ہوا ہے تو اُسے تسلی دے کر پیار سے پوچھا کہ "تم نے مجھے پتھر کیوں مارا؟" لڑکے نے جواب دیا کہ "حضور! خدا گواہ ہے مَیں نے بیری کو پتھر مارا تھا جو اتفاقاً آپ کو آ لگا۔ مجھے اس کا افسوس ہے۔" بادشاہ نے پوچھا۔ "تم نے بیری کو پتھر کیوں مارا؟" اس نے جواب دیا۔ "بیر حاصل کرنے کیلئے!"

بادشاہ نے تھوڑی دیر کچھ سوچا اور پھر سپاہیوں کو حکم دیا کہ "اِسے شاہی خزانہ میں لے جاؤ اور اس کی جھولی اشرفیوں سے بھر دو اور گھر پہنچا دو!"

سپاہی یہ عجیب قسم کی سزا سُن کر حیران رہ گئے اور اس کی وجہ پوچھی تو بادشاہ نے جواب دیا۔

"مَیں نے اس بیری کے درخت سے یہ سبق حاصل کیا ہے کہ یہ درخت ہو کر اپنے پر پتھر مارنے والے کی جھولی بیروں سے بھرتا ہے تو مَیں انسان ہو کر اپنے پر پتھر مارنے والے کی جھولی اشرفیوں سے کیوں نہ بھر دوں؟ درخت کے پاس بیر ہیں وہ جھولی بیروں سے بھرتا ہے میرے پاس اشرفیاں ہیں میں جھولی اشرفیوں سے بھر دوں گا۔"

(سیدہ امۃ الشکور فرزانہ
کنری۔ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے آقا — ایک ایماندار تاجر

ہمارے پیارے آقا سرورِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کے تمام طبقات کے لئے ایک بہترین نمونہ ہیں۔ جس کی شہادت خدا تعالیٰ نے خود قرآن عظیم میں دی ہے۔

ایک تاجر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بہترین نمونہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے سے بھی پہلے تجارت کے میدان میں نہایت درجہ ایمان دار اور با اصول تھے۔ مکہ معظمہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مالدار خاتون تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت داری کا شہرہ سُن کر انہوں نے آپ کو تجارت کے لئے ملک شام بھجوایا۔ یہ آپ کا دوسرا تجارتی سفر تھا۔

شام کی اس تجارت میں آپ کو بہت نفع ہوا اور آپ نے منافع کی تمام رقم لاکر حضرت خدیجہ رضؓ کو پیش کی اور اُس میں سے ایک پائی بھی ضائع نہ کی۔ آپ کی تجارت میں یہ دیانتداری دیکھ کر حضرت خدیجہ رضؓ نے آپ کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ جسے حضور انورؐ نے منظور فرمالیا۔ اور حضرت خدیجہ رضؓ آپ کے عقد میں آکر امّ المومنین بنیں۔ حضرت خدیجہ رضؓ جیسی مالدار خاتون کا آپ کو شادی کا پیغام دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال دیانت داری کی بناء پر تھا۔

آپ کا تجارت میں دیانت دار ہونا اس قدر مسلّم تھا کہ مکہ معظمہ میں رہنے والے تمام لوگوں نے متفقہ طور پر آپ کو "امین" اور "صدوق" کا لقب دے رکھا تھا۔ یعنی آپ بے انتہا دیانت دار راست باز تھے۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک منڈی میں گئے۔ آپ نے گندم کا ایک ڈھیر دیکھا جس کے اوپر بڑی عمدہ قسم کی گندم تھی۔ حضورؐ نے ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈالا تو اندر گھٹیا قسم کی گندم تھی۔ یہ دیکھ کر آپ کو بڑی تکلیف ہوئی اور آپ نے تاجر کو سمجھایا کہ تجارت کا یہ طریق دوسروں کو دھوکا دینے والی بات ہے۔

(نعیم احمد خالد - چک لالہ - راولپنڈی)

ربوہ

ع ربوہ ہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو

ربوہ پاکستان میں سرگودہا اور لائلپور کے درمیان یکساں فاصلہ (۲۸ میل) پر واقع ہے۔ اس شہر کی بنیاد ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھی۔ پہلے پہل لوگوں نے خیموں میں رہائش اختیار کی تھی۔ دو میل لمبے چوڑے علاقے میں پانی کا نام و نشان نہ تھا اور درخت تو درکنار گھاس کا ایک تنکا بھی نظر نہ آتا تھا۔ گویا یہ جگہ ایک ویرانے کا منظر پیش کرتی تھی۔

اپریل ۱۹۴۹ء میں یہاں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں ہزاروں احمدیوں نے ربوہ کر اس پاک بستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی آبادی کے لئے دعائیں مانگیں پھر معجزانہ طور پر زمین کے نیچے سے پانی بہہ پڑا۔ جلد ہی کچے مکان اور جھونپڑیاں بننی شروع ہو گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان ہی مٹی کے بنتے ہوئے کچے مکانوں میں آگئے۔ پھر آہستہ آہستہ پختہ دفاتر اور مکانات تعمیر ہوئے جگہ جگہ مسجدیں بنائی گئی ہیں۔ اب یہاں قصرِ خلافت، خلافت لائبریری، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، دفتر وقف جدید، دفتر تحریک اعاءۃ اللہ، دفتر انصار اللہ اور دفتر خدام الاحمدیہ۔ فضل عمر ہسپتال اور دار الضیافت کی شاندار عمارتیں ہیں۔ علاوہ ازیں تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول جہاں ہزاروں احمدی اور غیر احمدی لڑکے علم کے نور سے منور ہو رہے شاندار اور فراخ عمارتوں میں قائم ہیں اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت (کالج) موجود ہے۔ یہ ادارے پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اپنی بہترین دینی اور دنیوی تعلیم کی وجہ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ بھی یہاں ہی ہے جہاں پاکستان کے علاوہ بیرون ملک کے طلبا بھی دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ربوہ میں ہر سال ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہوتا ہے جس میں دنیا بھر کے احمدی مرد عورتیں اور بچے ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں۔ اور ان کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات بھی ہر سال یہاں کی رونق بڑھاتے ہیں۔ انفال ایجنسی کا سالانہ اجتماع بھی ہر سال اکتوبر میں ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر کے بچے بڑے ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں۔ اور علمی اور عملی ترقیات کے مواقع سے مستفید ہوتے ہیں۔

(اسحٰق محمد۔ کھوکھر غربی۔ ضلع گجرات)

بزرگی کا نشان

پرانے زمانے کا ذکر ہے کہ کسی ملک میں بادشاہ کے محل میں ایک جمعدار کام کرتا تھا۔ وہ جمعدار اپنی جوانی کی عمر سے ہی اس بادشاہ کے محل میں ملازم تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی جوانی ڈھلتی گئی اور بڑھاپے نے اپنے قدم جمانے شروع کر دیئے۔ ایک دن جمعدار نے آئینے میں اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا اور سوچنے لگا کہ بالآخر بڑھاپے نے اپنے نشان ظاہر کر ہی دیئے۔ یہی سوچتا ہوا وہ اپنے کام پر روانہ ہوا۔ جب وہ بادشاہ کے محل میں داخل ہوا تو بادشاہ کھڑا ہو گیا اور جھک کر جمعدار کو سلام کیا۔ جمعدار حیرت کے سمندر میں ڈوب گیا اور سوچنے لگا۔ "یا الٰہی آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ بادشاہ کا یہ التفات کیا معنی رکھتا ہے؟ آج تک تو اس نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔ آج کیا بات ہے؟" کافی سوچنے کے بعد بھی وہ اس بات کا سبب نہ جان سکا۔ اور اپنا کام مکمل کر کے گھر روانہ ہو گیا۔

دوسرے دن وہ پھر محل میں گیا تو بادشاہ نے پھر اُسے بڑے احترام سے سلام کیا۔ ایک بار پھر جمعدار حیران ہوا۔ تیسرے دن بھی یہی ہوا۔ جمعدار بڑی تگ و دو کے بعد بھی اس کی وجہ نہ جان سکا۔

کچھ دنوں کے بعد اُسے کچھ خیال آیا اور اس نے اپنی داڑھی کے سفید بال نکال دیئے اور بادشاہ کے محل کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روانہ ہو گیا۔ جب وہ محل میں پہنچا تو بادشاہ اسے دیکھ کر خاموش بیٹھا رہا۔ جمعدار اور بھی حیران ہوا کہ آج بادشاہ نے حسب معمول اسے سلام کیوں نہیں کیا۔ آخر کار ذہنی پریشانی سے مجبور ہو کر وہ بادشاہ کے سامنے لب کھولنے پر مجبور ہو گیا اس نے بادشاہ سے پوچھا۔

"بادشاہ سلامت! آخر کیا وجہ ہے۔ کافی روز ہوئے آپ کے رویّے نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر مجھے بتلائیے کہ پہلے آپ کھڑے ہو کر مجھے سلام کیوں کرتے تھے اور آج آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا؟"

بادشاہ نے جواب دیا۔ "میں جس چیز کو سلام کیا کرتا تھا وہ آج تیرے پاس موجود نہیں تھی اس لئے میں نے آج تجھے سلام نہیں کیا۔"

جمعدار نے پھر پوچھا۔ "عالی جاہ! خدارا بتلائیے وہ کیا چیز ہے؟"

بادشاہ نے جواب دیا۔ "تمہاری داڑھی کے سفید بال جو تم نے نکال دیئے ہیں سو وہ تمہاری بزرگی کے نشان تھے۔ اور میں بزرگی کو احترام کی نگاہوں سے دیکھتا اور اسے سلام کیا کرتا تھا۔"

دیکھا بچو! تم نے بزرگی کی شان! کہ ایک بادشاہ اس کی کس قدر عزت کرتا تھا۔ آپ بھی ہمیشہ بزرگوں کا احترام کیا کریں۔ ان کی خدمت کریں اور دعائیں لیں۔

(زبیدہ رند احمدی۔ ڈیرہ غازی خان)

کسب حلال

کمانے کا ہر ایک کے لئے جائز طریقے سے محنت مزدوری کر کے اپنی روزی پیدا کرنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

"حلال روزی کمانا مسلمان پر لازم ہے اور سب سے بہتر روزی وہ ہے جو ہاتھ سے کمائی جائے۔ ہاتھ سے کمانے والے کو اللہ دوست رکھتا ہے۔"

ہر مسلمان کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی تمام ضرورتیں جائز طریقے سے روزی کما کر پوری کرے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک نوجوان قریب سے بڑی تیزی سے گزرا۔ آپؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ کہ اگر یہ اس لئے جا رہا ہے کہ کما کر اپنی روزی پیدا کرے اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرے تو یہ بھی اس کی عبادت میں شامل ہے۔"

(طاہر محمود احمد باجوہ۔ کنجروالی)

○

- ناامید ہونے سے عمر گھٹتی ہے (ارسطو)
- دنیا میں سب سے بڑی مصیبت اپنا وقت ضائع کرنا ہے۔ (حضرت عائشہؓ)

(مرسلہ۔ ایم الیس ناصر گھٹیالیاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا صفحہ

جناب ایم مظفر احمد منصور۔ لائلپور

ٹماٹر کی چٹنی بنانا

ٹماٹر ایک نہایت عمدہ سبزی ہے بھرپور غذائیت کی وجہ سے یہ سبزی روزمرہ زندگی میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ٹماٹر میں حیاتین الف اور ج (VITAMINS A & D.) کے علاوہ کیلشیم۔ فولاد اور فاسفورس کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ آیئے آج ہم ٹماٹر کی چٹنی بنائیں۔

طریقہ: پکے ہوئے صاف ستھرے سرخ رنگ کے ٹماٹر لیں اچھی طرح دھو کر ان کے سبز اور داغدار حصے کاٹ کر علیحدہ کر دیں۔ باقی حصوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیں اور چٹنی میں ڈال کر خوب پکائیں اور گودا نکال کر ضرورت کریں۔ تین سیر رس کیلئے درج ذیل اشیاء درکار ہیں۔

پیاز کاٹا ہوا۔ ایک چھٹانک، لہسن چھلا ہوا۔ آدھ چھٹانک، ادرک ثابت۔ اماشہ، گرم مصالحہ (کالی مرچ۔ زیرہ اور بڑی الائچی) ایک ماشہ، دار چینی۔ ایک ماشہ، سرخ مرچ پسی ہوئی ۲ ماشہ، نمک اچھٹانک، کھانڈ ½ پاؤ، سرکہ انگوری ایک چھٹانک۔ سوڈیم بینزوایٹ ۱۰ گرام، نمبر ۱ تا نمبر ۶ مصالحہ جات کو ململ کی ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر ٹماٹر کے رس میں ڈال دیں۔ ساتھ ہی ایک چھٹانک کھانڈ بھی ڈال دیں۔ اس کو گرم کر کے گاڑھا کر لیں۔ اب پوٹلی نچوڑ کر نکال لیں اور اس میں تیار کھانڈ۔ نمک اور سرکہ ڈال کر پھر گرم کریں کہ مزید گاڑھا ہو جائے۔ اب چٹنی تیار ہے۔ تھوڑی سی چٹنی میں سوڈیم بینزوایٹ ڈال کر عام چٹنی میں ملا دیں۔ لیجئے ٹماٹر کی چٹنی کا لطف اٹھائیں۔

آم کی چٹنی بنانا

آم انتہائی قوت بخش اور کثیر الفوائد پھل ہے کا رنگ نکھارتا ہے۔ بدن کو مضبوط بناتا اور دل کو فرحت بخشتا ہے اس کی چٹنی پیٹ اور جگر کی اکثر بیماریوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید دوا ہے۔ چٹنی بنانے کے لئے نیم پختہ آموں کو چھیل لیں اور کدوکش سے چھانکیں بنالیں۔ دو پونڈ آم کے ٹکڑوں کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء درکار ہیں:۔

(۱) کھانڈ ۲ پونڈ (۲) نمک ایک چھٹانک (۳) گرم مصالحہ ½ چھٹانک (۴) سرخ مرچ ½ چھٹانک (۵) سبز ادرک ½ چھٹانک (۶) پیاز ½ چھٹانک (۷) لہسن ½ چھٹانک۔ (۸) سرکہ ½ پاؤ

آم کے ٹکڑوں کو نرم کرنے کے لئے تھوڑے سے پانی میں جوش دیں۔ اس کے بعد کھانڈ اور نمک شامل کر لیں۔ محلول کو آگ پر رکھیں۔ نمبر ۳ سے نمبر ۸ تک تمام اشیاء ململ کے کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنالیں اور محلول میں ڈال دیں۔ پھر قوام کے گاڑھا ہونے تک گرم کرتے جائیں۔ مصالحے کی پوٹلی نچوڑ کر نکال لیں اور سرکہ ڈال کر مزید گاڑھا کریں اور اتار لیں۔

لیجئے آم کی چٹنی بھی تیار ہے اب اسے صاف بوتلوں میں بھر کر رکھ لیں اور بقدر ضرورت استعمال میں لائیں

○

جو شخص علم حاصل کر کے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھیت جوت کر اس میں بیج نہیں ڈالتا۔ (البرشؔ)

(مرسلہ۔ ایم الیس ناصر۔ گھٹیالیاں)

بتلئے یہ کیا ہے؟

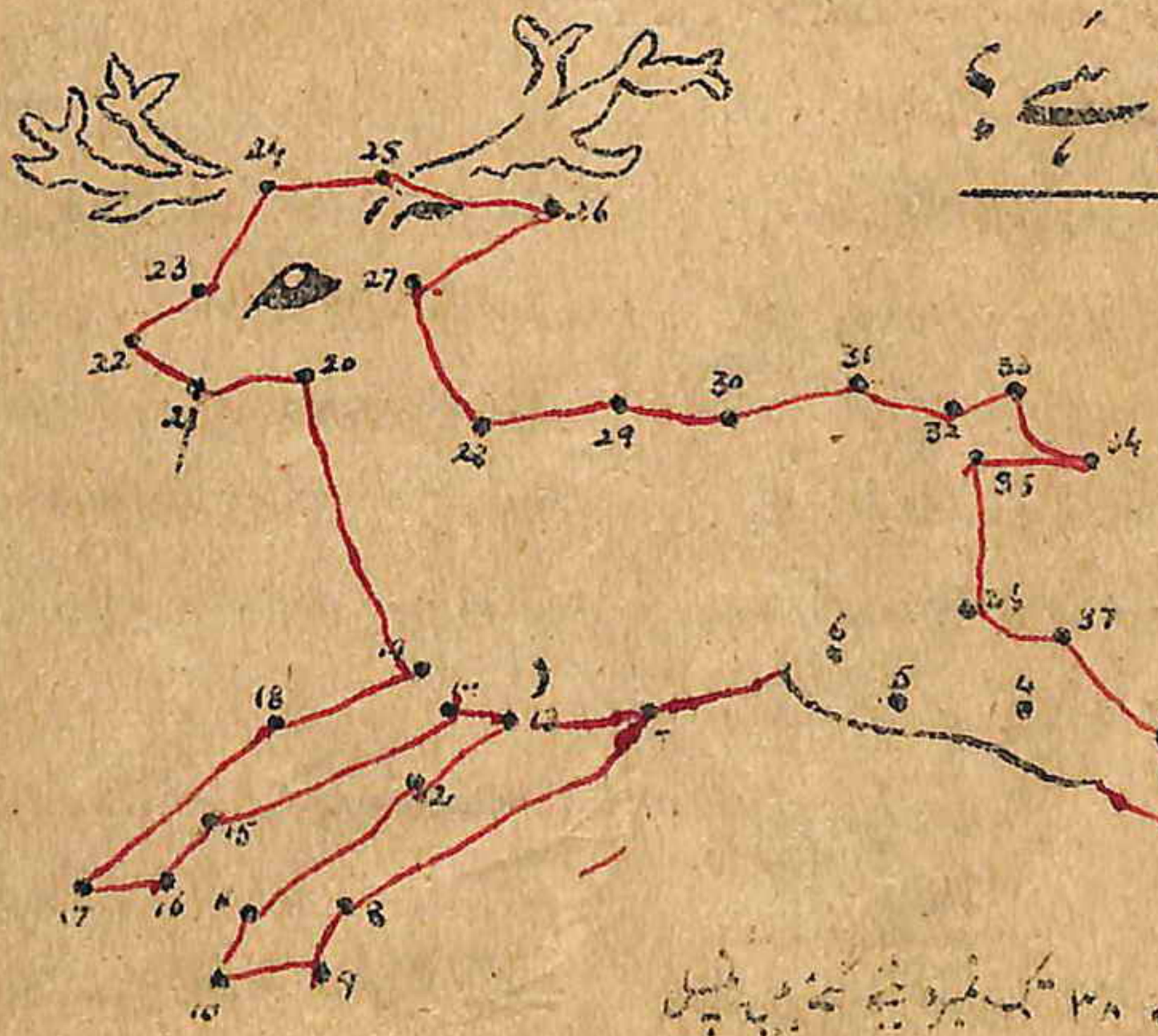

اس نقشہ میں ۱ سے ۳۸ تک نمبر دیئے گئے ہیں انہیں ترتیب وار ملائیے۔ پھر دیکھئے کیا بنتا ہے؟

(سید حسن طاہر بخاری۔ گولیکی (گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھیڑیے کی عقلمندی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک بھیڑیا رہا کرتا تھا وہ بے حد لالچی تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ عقلمند بھی کافی تھا۔ اس جنگل کے قریب ہی ایک گاؤں تھا۔ اس گاؤں میں رحیمو نام کا ایک مالی رہتا تھا۔ اُس کا ایک بہت بڑا آموں کا باغ تھا جو کہ جنگل میں کافی دور تک پھیلا ہوا تھا۔ اس بھیڑیے کے گھر کے قریب تک چلا جاتا تھا۔ بھیڑیا لالچ میں آکر اپنی دوسری غذا کے علاوہ باغ کے آم کھا جایا کرتا تھا۔ رحیمو اس سلسلہ میں بے حد پریشان تھا۔ کیونکہ جو آم وہ دن کو دیکھتا تھا کہ پکنے کے قریب ہیں یا پک چکے ہیں۔ یا میٹھے نظر آتے ہیں وہ راتوں رات غائب ہو جاتے تھے۔ اس نے اپنے گاؤں کے بہت سے لوگوں سے پوچھا لیکن سب نے انکار کر دیا۔ نہ ہی اس کو گاؤں کے لوگوں پر شک بھی نہیں تھا کیونکہ اس کے گاؤں کے لوگ بہت اچھے تھے۔ وہ بے حد محنتی تھے انہیں معلوم تھا کہ محنت سے حاصل کی ہوئی چیز کے کھو جانے کا کتنا دکھ ہوتا ہے اور یہ کہ اگر وہ کسی کو نقصان پہنچائیں گے تو کوئی انہیں بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

آخر کار گاؤں کے چند عقلمند لوگوں نے رحیمو کو مشورہ دیا کہ تم رات بھر باغ کی نگرانی کر کے دیکھو۔ چور پکڑا جائے گا۔

اگلی رات رحیمو نے درخت سے دو آم توڑے اور زمین پر رکھ دیئے اور خود بندوق لے کر آموں کے نزدیک لیٹ گیا۔

جب رات کو بھیڑیا آم کھانے کے لئے آیا تو اس کو باغ سے باہر زمین پر دو آم اکٹھے پڑے ہوئے نظر آئے اور ساتھ ہی ایک آدمی بھی لیٹا ہوا نظر آیا۔ وہ بے حد حیران ہوا۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ دو آم اکٹھے کیوں پڑے ہیں۔ اگر اکٹھے پڑے ہیں تو یہ آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیوں یہاں پڑا ہوا ہے؟ اگر یہ آدمی مردہ ہے تو گاؤں والے رو کیوں نہیں رہے؟ اگر گاؤں والے رو نہیں رہے تو قبرستان میں قبر کیوں نہیں کھودی جا رہی ہے؟ اس لئے یہ آدمی مردہ نہیں ہے اور یہ میری خام خیالی ہے کہ یہ آدمی مُردہ ہے۔ اگر میں آموں کے نزدیک گیا تو یہ آدمی مجھے مار دے گا۔ اس لئے یہاں سے بھاگ جانا چاہیئے۔ وہ دن اور آج کا دن۔ بھڑیئے نے اُدھر کا رُخ نہ کیا۔ اس طرح عقلمندی سے اس کی جان بچ گئی اور رحیمو کی جان چھوٹ گئی۔

معلومات

- قرآن مجید کی ایسی سورۃ جس میں صرف ایک بار زیر کی علامت آتی ہے۔ سورۃ اخلاص ہے۔
- قرآن مجید کی ایک ایسی سورۃ جس میں صرف ایک بار پیش کی علامت آتی ہے۔ سورۃ الکوثر ہے۔

(صادق محمد طاہر۔ خوشاب)

- سان فرانسسکو کی ایک بہت بڑی کمپنی ہے جس میں ایک چیتا اپنے اگلے پنجوں سے باقاعدہ ٹائپ کرتا ہے۔ کمپنی کے ڈائریکٹر نے یہ چیتا ایک سرکس کمپنی سے تین لاکھ ڈالر میں خریدا اس کے بیٹھنے کے لئے ایک خاص قسم کی کرسی اور میز منگوا کر علیحدہ کمرے میں رکھے گئے ہیں۔
- دنیا کی سب سے بڑی چڑیا شتر مرغ ہے
- ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ سیالکوٹ کے محاذ پر ۱۹۶۵ء میں ہوئی تھی۔
- میجر عزیز بھٹی شہید اگست ۱۹۲۳ء کو ہانگ کانگ میں پیدا ہوئے تھے۔
- دنیا میں سب سے بڑا اژدہا ملائیشیا میں پایا جاتا ہے۔

(بشیر الدین۔ ناصر آباد فارم (سندھ)

- امریکہ میں پہلا انگریزی شہر ۱۳ مئی ۱۶۵۷ء کو قائم ہوا
- چلی کے سکے کا نام اسکوڈو ہے۔
- روس کا سکہ روبل کہلاتا ہے
- رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک سوڈان ہے۔
- آبادی کے لحاظ سے انڈونیشیا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔
- ہم سورج سے ۹۰ لاکھ ہارس پاور طاقت فی مربع میل حاصل کرتے ہیں۔

(محمد اشرف خوشابی۔ سمن آباد کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوب ہنسو

(۱)

دو بوڑھی عورتیں ایک گاڑی میں سفر کر رہی تھیں ایک کی عمر ۷۰ سال اور دوسری کی ۸۰ سال ہو گی۔ پہلی نے دوسری سے پوچھا۔ "آپ کی عمر کتنی ہے؟"

صرف ۲۵ سال"

پھر دوسری نے پہلی سے پوچھا۔ "آپ کی کیا عمر ہے؟"

وہ بولی۔ "صرف پندرہ سال"

اوپر کی سیٹ پر ایک مسخرہ بیٹھا تھا وہ فوراً گر پڑا اور کہنے لگا۔ "معاف کیجئے میں تو ابھی پیدا ہی ہوا ہوں۔"

(شیخ رفیق احمد صدر راولپنڈی)

(۲)

ایک شاعر نے اپنی بیوی سے کہا۔

"میں اپنی شاعری سے دنیا میں آگ لگا سکتا ہوں"

بیوی چولہے میں آگ جلا رہی تھی۔ فوراً بولی۔

"ایک شعر ذرا چولہے میں ڈال دو۔ آگ نہیں لگ رہی۔"

(تنویر احمد ملہو کھرڑ گڑھی (گوجرانوالہ)

(۳)

ایک امیر کا نام فخر الدین تھا اور اس کے نوکر کا نام لدھا رام۔ امیر نے اپنے نوکر کو بلایا اور کہنے لگا۔

"دیکھو لدھا رام اگر تمہارے نام پر ل کی جگہ گ لگا دیا جائے تو کیا بنے گا؟"

نوکر نے جواب دیا۔

"وہی حضور جو آپ کے نام کی ف ارڈا دینے سے بنتا ہے۔ (خر کے معنی گدھا)

(شبارت احمد جاوید۔ دارالیمن ربوہ)

(۴)

ایک خوش پوش خود نما عورت لاری میں سوار ہوئی۔ اتفاق سے بس میں زیادہ سواریاں تھیں۔ چنانچہ اسے دوسرے لوگوں میں کھڑا ہونا پڑا۔ چند منٹ کے بعد جب اس سے کرایہ مانگا گیا تو وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر چلائی "اُف میں لُٹ گئی۔ کسی بدمعاش جیب کترے نے میری جیب سے بٹوا نکال لیا اور اس کی جگہ ایک پھٹا ہوا رومال اور آدھا سگار ڈال دیا ہے۔ روکو۔ روکو بس روکو اور پولیس کو بلاؤ"

عین اسی وقت اس کے پاس والا آدمی چونک پڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بولا۔ "محترمہ! آپ کیوں شور مچا رہی ہیں آپ کا ہاتھ تو بجلتے اپنی جیب کترے میرا جیب کی چیزیں ٹٹول رہا ہے"

(۵)

ایک صاحب کا جوتا چوری ہو گیا۔ صبح لوگوں سے دریافت کرنے لگے۔ کہ "کسی نے میرا جوتا چرایا ہے۔ ایک صاحب بولے۔ "بھائی دنیا میں ایک جوتا گیا ہے خدا آپ کو آخرت میں ستر جوتے عنایت کرے گا"

(بشارت جاوید دارالیمن۔ ربوہ)

(۶)

فقیر: "اللہ کے نام پہ کیک دے دیجئے!"

عورت: "بابا تم تو روزانہ روٹی مانگا کرتے تھے آج کیک کیوں مانگ رہے ہو؟"

فقیر: "آج میری سالگرہ ہے"

(زاہد محمود قریشی۔ لاہور)

(۷)

پروفیسر کلاس کو لیکچر دینے کے بعد مسکراتے ہوئے بولے:۔

"اور اب میں آپ حضرات کو مینڈک کی اندرونی ساخت دکھاؤں گا"

یہ کہتے ہوئے انھوں نے جیب سے ایک لفافہ نکالا۔ اس میں سے ایک کیک نکلا۔ پروفیسر کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"ارے کیک تو میں نے کچھ دیر پہلے کھا لیا تھا پھر مینڈک کہاں گیا؟"

(ساجد احمد ہمچاہ۔ نواب شاہ)

(۸)

معلمہ: (ایک ننھے بچے سے) بیٹے تمہارا ابو جان کا کیا نام ہے؟"

ننھا: "میں نے کہا جی"۔ کیونکہ امی انھیں اسی نام سے پکارتی ہیں"۔

(امۃ الشکور فرزانہ۔ کنری پاک)

(۹)

موقع کا ایک گواہ لڑائی کے متعلق عدالت میں بیان دے رہا تھا اس نے کہا:

"اور پھر دونوں نے کرسیاں اٹھا لیں اور ایک دوسرے کو مارنے لگے"۔

جج نے پوچھا۔ "تم نے کیوں مداخلت کی کوشش نہ کی؟"

گواہ نے جواب دیا۔ "جناب اس لئے کہ کرسیاں صرف دو تھیں"۔ (رفیق احمد بسمل تھرپارکر سندھ)

(۱۰)

ایک فوجی افسر سپاہیوں کو اپنی زندگی کے حالات بتاتے ہوئے فرما رہے تھے:

"دوسری جنگِ عظیم میں میں دنیا کے ہر حصہ میں گیا تھا۔ میں دنیا کے خطے خطے کو جانتا ہوں"

ایک سپاہی بولا۔ "سر پھر تو آپ جغرافیہ خوب جانتے ہوں گے"۔

"کیوں نہیں۔ میں وہاں بھی تین مہینے رہ کر آیا ہوں"

افسر نے جواب دیا۔ (خالد محمود اختر۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی ذہنی مقابلہ (۱)

پیارے احمدی بچے! آپ کی معلومات بڑھانے کے لئے ہم ذہنی آزمائش کے مقابلے منعقد کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ کوشش آپ کے لئے سودمند ہوگی۔ لیکن پیارے بچو! آپ میں سے بہت کم اس مقابلہ میں حصہ لیتے ہیں ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ بچے حصہ لیں۔ امید ہے کہ آئندہ بہت زیادہ بچے مقابلے میں حصہ لیں گے۔

تمام تشحیذی بچے ۱۵ر اگست تک مقابلے میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اوّل آنے والے بچے کو چھ روپے (۶/-) اور دوم آنے والے کو چار روپے (۴/-) انعام دیا جائے گا۔ فوری جواب کے لئے جوابی لفافہ یا کارڈ بھیجیں۔

(۱) پاکستان کو سب سے پہلے کس ملک نے تسلیم کیا؟
(۲) سب سے پہلا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کب شروع ہوا؟
(۳) ۲۴ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کے کن علاقوں میں زلزلہ آیا؟
(۴) ٹیپو سلطان کا اصلی نام کیا ہے؟
(۵) سب سے پہلے عباسی خلیفہ کا نام کیا ہے؟
(۶) وزیر اعظم بھٹو کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
(۷) پاکستان کا جدید ترین شہر کون سا ہے؟
(۸) مصر کے آخری بادشاہ کا کیا نام ہے؟
(۹) بابائے بصریات کسے کہتے ہیں؟
(۱۰) ہاکی کے عالمی چیمپئن ملک کا نام بتائیں!

خط بھیجنے کا پتہ:—

ناصرہ حبیب احمد معرفت حبیب احمد صاحب
سینئر ایڈووکیٹ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات الاحمدیہ کیلئے

میٹھے میٹھے

خوشنما پھول

(۱)

(۲)

امۃ الہادی
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگست کے اہم واقعات

جناب محمد اشرف نوشاہی۔ کراچی ۳۸

یکم اگست ۱۹۵۵ء: پاکستان نے روپے کی قیمت کم کردی

۲ر ۰ ۱۹۲۸ء: عالمی عدالت کا قیام عمل میں آیا۔

۳ر ۰ ۱۹۶۰ء: ٹانگانیکا آزاد ہوگیا۔

۴ر " ۱۹۱۴ء: برطانیہ نے جرمنی کیخلاف اعلانِ جنگ کیا۔

۵ر " ۹۸۰ء: طب میں مشرق و مغرب کے امام بوعلی سینا پیدا ہوئے

۶ر " ۱۹۴۵ء: ہیروشیما (جاپان) پر ایٹم بم گرایا گیا۔

۷ر " ۱۹۵۴ء: پاکستان کا قومی ترانہ منظور ہوا

۸ر " ۱۹۲۲ء: انور پاشا شہید کردیئے گئے۔

۹ر " ۱۹۴۵ء: ناگاساکی (جاپان) پر ایٹم بم گرایا گیا۔

۱۰ر ۰ ۱۹۱۰ء: برطانیہ میں ائرمیل سروس کا آغاز ہوا۔

۱۱ر " ۱۹۱۹ء: علم و فن کا لکھ داتا کارنیگی فوت ہوگیا۔

۱۲ر " ۱۹۶۲ء: فضا میں پہلی مرتبہ دوہری پرواز ہوئی

۱۳ر " ۱۹۴۶ء: مشہور ادیب ایچ جی ویلز نے وفات پائی

۱۴ر " ۱۹۴۷ء: پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

۱۵ر " ۱۷۶۹ء: مشہور جرنیل نپولین بونا پارٹ پیدا ہوا

۱۶ر " ۱۹۶۱ء: بابائے اردو مولوی عبدالحق وصال کرگئے

۱۷ر ۰ ۱۹۴۵ء: انڈونیشیا آزاد ہوگیا

۱۸ر " ۱۲۵۳ء: امیر خسرو پیدا ہوئے۔

۱۹ر اگست ۱۸۷۱ء: ہوائی جہاز کا ایک موجد اورویل رائٹ پیدا ہوا

۲۰ر " ۱۸۷۵ء: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد حضرت غلام مرتضیٰ صاحب انتقال کرگئے

۲۱ر " ۱۹۶۹ء: بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کی آتشزدگی کا المناک واقعہ ہوا۔

۲۲ر " ۶۳۴ء: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انتقال کرگئے

۲۳ر " ۱۹۱۴ء: جاپان کا جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ

۲۴ر ۰ ۱۸۹۲ء: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کرامات الصادقین" شائع ہوئی۔

۲۵ر " ۱۹۶۲ء: حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ صاحبہ نے مسجد احمدیہ زیورچ کا سنگِ بنیاد رکھا۔

۲۶ر ۰ ۱۹۶۲ء: نہر سویز پر مصر اور انگلینڈ کا معاہدہ ہوگیا۔

۲۷ر " ۵۵۱ ق م: حضرت کنفیوشس پیدا ہوئے

۲۹ر " ۱۵۲۱ء: ترکوں نے بلغراد پر قبضہ کرلیا

۳۰ر " ۱۵۶۹ء: مغل بادشاہ جہانگیر پیدا ہوا۔

۳۱ر اگست ۱۹۵۸ء: مولوی رحمت علی صاحب انتقال کرگئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام: فضل عمر محمود ابشارت
عمر: بارہ سال جماعت ہشتم
مشغلہ: سائیکل چلانا۔ تشحیذ پڑھنا
پتہ: فضل عمر محمود ولد ہیومیو ڈاکٹر غلام حیدر خان صاحب
گوٹھ کریم نگر فارم ڈاک خانہ ماہی ضلع تھرپارکر (سندھ)

نام: محمد انور
عمر: نو سال۔ جماعت چہارم۔ مشغلہ: کھیلنا کودنا
پتہ: محمد انور ولد ڈاکٹر غلام حیدر خان صاحب گوٹھ کریم نگر فارم
ڈاک خانہ ماہی ضلع تھرپارکر (سندھ)

نام: مبارک احمد صدیقی
عمر: گیارہ سال۔ جماعت ہفتم
مشغلہ: ٹکٹیں جمع کرنا۔ فٹ بال کھیلنا
پتہ: مبارک احمد صدیقی ابن بشیر احمد صاحب دارالرحمت غربی۔ ربوہ

نام: شاہد جمیل۔ جماعت نہم
مشاغل: ٹکٹیں جمع کرنا۔ تشحیذ کا مطالعہ کرنا اور قلمی دوستی
پتہ: کوارٹر نمبر 9/55 A نیلی کوارٹرز پی ایف بیس سرگودھا

نام: اسمٰعیل مبارک احمد۔ جماعت ہشتم
عمر: تیرہ سال
مشاغل: ہاکی کھیلنا۔ تشحیذ کا مطالعہ کرنا
پتہ: مکان نمبر ۲۸۔ ٹینچ بھاٹہ۔ راولپنڈی

نام: عمران احمد
عمر: گیارہ سال۔ جماعت ششم
مشاغل: فٹبال کھیلنا۔ تشحیذ کا مطالعہ
پتہ: مکان نمبر ۲۸۔ ٹینچ بھاٹہ۔ راولپنڈی

نام: زاہد محمود قریشی۔
عمر: بارہ سال۔ جماعت نہم
مشاغل: مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و تشحیذ الاذہان
پتہ: زاہد محمود قریشی معرفت محمود احمد صاحب قریشی مکان نمبر ۳۲
رستم پارک۔ نزد مسجد الائیاں۔ اچھرہ روڈ۔ لاہور

نام: چوہدری مبارک احمد نذیر
عمر: چودہ سال۔ مشاغل: تشحیذ کا مطالعہ اور خوبصورت ٹکٹیں جمع کرنا۔
پتہ: معرفت بشیر احمد صاحب نذیر گرمی بازار سیدوالہ براستہ جڑانوالہ ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کی رپورٹ

کوئٹہ

(۱) ۱۵ر احسان (جون) بروز اتوار مجلس اطفال الاحمدیہ کوئٹہ کی ایک روزہ تربیتی کلاس زیر نگرانی مکرم و محترم انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (نگران اعلیٰ تربیتی کلاس) منعقد ہوئی۔ اطفال کے متعدد علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ محترم مربی صاحب۔ محترم انعام الحق کوثر صاحب۔ مکرم عبدالرشید ارشد صاحب۔ مکرم بدرالزمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب اور امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ کے علاوہ دیگر احباب نے بھی خطاب فرمایا۔

(۲) مجلس اطفال الاحمدیہ کوئٹہ کے پانچ اطفال اپنے ناظم صاحب اطفال ملک جاوید احمد صاحب کے ہمراہ ۳۴ میل تک سائیکل سفر پر مؤرخہ ۲۴ر احسان (جون) کو روانہ ہوئے۔ سفر بہت خوشگوار رہا۔ اس سفر کے دوران اطفال نے کلوا جمیعا کا پروگرام بھی بنایا۔

کراچی

(۱) ڈرگ روڈ کراچی کے زیر اہتمام پانچواں سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۸ر ہجرت (مئی) کو منعقد ہوا۔ جس میں ۱۲ دیگر مجالس نے بھی شرکت کی۔ جس کے لئے ازراہ شفقت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث نے پیغام ارسال فرمایا۔ صدر صاحب مربیہ

نے پیغام پڑھ کر سنایا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد کرائے گئے۔

ماہ ہجرت (مئی) میں ڈرگ روڈ کے اطفال نے تین دفعہ عملی بھی منعقد کئے۔

(۲) ۱۵ر احسان (جون) مجلس ناظم آباد نے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ منعقد کیا۔ جس میں ڈرگ روڈ کے ۴۲ اطفال نے شرکت کی اور بشیر العام حاصل کئے۔

لاہور

یکم جون (احسان) بروز اتوار ضلع لاہور کی یک روزہ تربیتی کلاس زیر صدارت چوہدری نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوئی۔ ضلع بھر کی سترہ مجالس کے اطفال نے شرکت کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم بشارت احمد صاحب قائد مجلس دارالذکر نے فرمائی۔ اس دوران مکرم بشیر الدین صاحب معلم سلسلہ اور مکرم مبارک احمد صاحب نجیب مربی سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ تیسرا اجلاس مکرم عبدالشکور صاحب قائد مجلس اسلامیہ پارک کی زیر صدارت شروع ہوا۔ حسب ذیل علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے

مقابلہ تلاوت قرآن کریم	۳۱	اطفال شریک ہوئے
" نظم خوانی	۳۴	"
" تقریر	۲۷	"

اس دوران پرچہ عام معلومات بھی سب اطفال سے پُر کروایا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختتامی اجلاس لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم جواد رشید خان صاحب ناظم اطفال نے رپورٹ پیش کی۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ مرکز کے فیصلہ کے مطابق گزشتہ ششماہی میں مجلس اطفال الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن اعلیٰ قرار پائی تھی۔ محترم امیر صاحب نے اس مجلس کے قائد صاحب کو ششماہی ٹرافی عنایت فرمائی۔

اس کلاس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی کے نتیجہ میں محترم منور جاوید صاحب قائد ضلع۔ مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب نائب قائد ضلع۔ مکرم جواد رشید خان صاحب۔ مکرم وسیم احمد صاحب معتمد۔ زاہد احمد صاحب ناظم خدمت خلق محمد اسحاق ظفر اللہ صاحب ناظم امور طلبا کو بے لوث خدمات کی توفیق ملی۔

حیدرآباد

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت پر جماعت احمدیہ حیدرآباد کا ایک روزہ تربیتی اجتماع ہوا جس میں کل ۷۸ خدام اور ۳۵ اطفال نے شرکت کی۔

۳۰ر اپریل کی شب خدام و اطفال مسجد احمدیہ لطیف آباد ۶ میں پہنچ گئے اور رات وہیں بسر کی۔ صبح نماز تہجد اور ناشتہ سے فارغ ہو کر حیدرآباد اور کوٹری کی ٹیموں کے مابین والی بال کا میچ ہوا۔ جماعت کوٹری نے میچ جیت لیا۔

پہلا اجلاس مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط صاحب شاہد کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف مقررین نے نماز کی اہمیت، امکان نبوت، اور دعا پر تقاریر کیں۔ آخر میں سوال جواب بھی کئے گئے۔

اطفال کو سیرٹ پالش اور جلد سازی کا کام سکھایا گیا۔ نیز نشانہ غلیل کا مقابلہ ہوا جس میں طفل عزیز اللہ احمد اول آئے

پرچہ دینی معلومات اور ذہانت کے بعد وقفہ کیا گیا نماز ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد قائد صاحب ضلع کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ اجلاس کے بعد اجتماعی وقار عمل ہوا جس میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ سب خدام و اطفال نے شوق سے کام کیا۔

شام پانچ بجے اختتامی اجلاس ہوا جو امیر جماعت نعمت اللہ صاحب چوہدری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ایمان افروز تقاریر کے بعد پر سوز اجتماعی دعا پر تربیتی اجتماع کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ۔

(مرزا مظفر احمد ناظم اطفال حیدرآباد)

(۲) گزشتہ دنوں حیدرآباد کی مجلس میں اطفال کے کامیاب وقار عمل۔ کلدا جمیعا اور جلسہ مصلح موعود منعقد ہوئے جن میں اطفال نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ مرزا مظفر احمد صاحب ناظم اطفال اور محمود احمد نثار صاحب سیکرٹری اشاعت اور دیگر اراکین عاملہ نے بھرپور کوشش سے مجلس میں ایک نئی روح پھونک دی۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے بعد اطفال میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ

مجلس صحت کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۸ اپریل بروز جمعہ اطفال نے غلیل کے ذریعہ چڑیوں کے شکار کے مقابلہ میں شرکت کی۔ کل ۲۹۱ اطفال نے شرکت کی۔ ۱۹۷ اطفال شکار میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے کل ۶۱۱ چڑیاں شکار کیں۔ نصیر احمد ڈنگر اور خالد محمود (جو بالترتیب دارالرحمت وسطی الف اور دارالصدر جنوبی میں رہتے ہیں) نے ۱۷-۱۷ چڑیاں شکار کر کے اول رہے۔ مسرور احمد (دارالرحمت وسطی الف) نے ۱۵ چڑیاں شکار کیں اور دوم آئے اور مبارک احمد (دارالبرکات) ۱۴ چڑیوں کا شکار کر کے سوم قرار پائے۔

ساجد دواخانہ

بالمقابل دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اپنی صحت کی بحالی، مفید مشورہ اور علاج کیلئے تشریف لائیں

زیر نگرانی خصوصی

ڈاکٹر نذیر احمد ساجد

پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

(مینجر ساجد دواخانہ۔ ربوہ)

آپ کی تصویر

اچھی شخصیت کی ضامن ہے

معیاری اور اعلیٰ تصویر کے لئے

ہمیشہ یاد رکھیں!

میموریل فوٹو سروس

گول بازار ○ ربوہ

یورینو کنٹرول URINO CONT:

نیند میں بچوں کا پیشاب خطا ہو جانے کا مکمل علاج ہے۔

پیکنگ۔ قیمت چار روپے (۴/-)

بچوں کی طاقت کی مشہور دوا۔

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف، پرانے دستوں۔ بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کیلئے مفید ہے۔ پیکنگ۔ تین روپے ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ "الفضل" ربوہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کیلئے دیں، اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے:

شرح چندہ:

سالانہ: ساٹھ روپے ۶۰/- ——— چھ ماہ: اکتیس روپے ۳۱/-

تین ماہ: سولہ روپے پچاس پیسے ۱۶/۵۰ ——— خطبہ نمبر برائے ایک سال: اٹھارہ روپے ۱۸/-

فی پرچہ روزانہ: تیس پیسے ۱۴/۲ ——— خطبہ نمبر فی پرچہ: پچیس پیسے ۲۵/-

منیجر "الفضل" ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah